رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هو الحکیم العلیم

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

احیاء و تنویر و اشاعت کلمات سے نکالنے والا۔ طب جدید عالمگیر کا نہایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۲	مدیر حکیم احمد الدین مع جدید طب	نمبر ۴

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) یاءوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہئے۔

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ۔۔ لاہور

گلزار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ایس احمد علی چشتی پرنٹر چھپا اور حکیم احمد الدین پبلشر نے شائع کیا

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہو جاتا ہے جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں - جو بیرنگ روانہ ہوگا - لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا -

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ - ممبران انجمن سے پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی - مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے - قیمت فی پرچہ ۴ر

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں - یا وی - پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں - بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی - پی نہ ہوگا - منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ر ہے - لیکن وی - پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا - پس اتنا فائدہ سوچ لیں

(۴) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے - لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں - وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں - تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا - ورنہ نامنظور کر دیئے جائینگے - البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل و عیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں -

(۵) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے - اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو - تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہیں -

(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے - ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف -

(۷) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے -

منیجر

مسلسل مضمون

حفظ صحت

از مدیر رسالہ

اگر کہو کہ وہ مریض نہیں ہوگا تو طب جدید کا اصول غلط ثابت ہوگا کہ غیر عادت والی کیفیت سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ اور اگر بیمار ہو جائیگا تو پھر بھی طب جدید کا علم حفظ صحت غلط ہوا کیونکہ غیر معتاد کیفیت سے جب بیمار ہو گیا تو اب اس کی عادت کرنا ناممکن ہے کیونکہ جب کبھی بھی غیر معتاد کیفیتوں سے ملاقی ہوگا بیمار ہو جائیگا پھر عادت کب اور کیونکر پیدا کرے۔

سو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ شخص جو حفظ صحت کے لئے عمداً خلاف عادت کریگا وہ مریض نہ ہوگا اور جو شخص بے سمجھی سے خلاف عادت کریگا وہ بیمار ہو جائیگا۔ یہ بھی قانون قدرت ہے کہ جب انسان اپنے خلاف کسی چیز کا استعمال مجبوراً کرتا ہے تو اس اثر کے کم کرنے میں بھی حتے الوسع کوشاں ہوتا ہے۔ اور اس طرح وہ مجبوری سے استعمال کردہ چیز کا اثر بہ نسبت بے خبری کے کم پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بے خبری میں ہے اور اسپر کسی نے ضرب لگائی ہے۔ اسکا نقصان بہت ہوگا۔ لیکن اگر اس شخص کو اس ضرب کا پہلے علم ہے تو پھر وہ اپنے بدن کو ایسی طرز سے سخت کریگا کہ وہ ضرب اسے چنداں نقصان نہ دیگی۔ چنانچہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر بے خبری میں کسی آدمی پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارے جائیں تو اسے سخت تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خود وہی انسان دریا یا نہر کے ٹھنڈے پانی میں خوب غوطہ لگا کر نہا سکتا ہے۔ مگر وہ تکلیف اسے نہیں ہوتی۔ پھر علاوہ اس کے طب جدید جب کسی شخص کو خلاف عادت عمل کرنے کا حکم دیتی ہے۔ تو ساتھ ہی ہدایت بھی کرتی ہے کہ آہستہ آہستہ اور بتدریج عادت کو بدلے یک لخت بدلنے میں نقصان کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ غرضکہ جن جن کیفیات سرد و گرم سے انسان کو اکثر سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ انکو برداشت کرنے کی ضرور عادت ڈالے۔ اسی طرح جن جن خوراکوں سے انسان کو عموماً سابقہ پڑنے کی امید ہو انکی پہلے ہی سے عادت رکھے تا ایسا نہ ہو کہ خلاف عادت اگر کبھی ان سے متکیف ہونا پڑے تو بیمار ہو جائے۔ یا خلاف عادت اگر کوئی غذا کھا

بیمار ہو جائے۔

اسی طرح ہر ایک طالب حفظ صحت کو چاہیئے کہ ایسی تمام اشیاء سے جن کی اسے عموماً ضرورت نہیں۔ اجتناب رکھے اور انکی عادت پیدا نہ کرے۔ یعنی جسطرح ضروری استعمال والی چیزوں کی عادت کرنے کا حکم ہے تاکہ بوقت ضرورت خلاف عادت ہوکر نقصان نہ دیں۔ اسی طرح یہ بھی ہونا چاہیئے کہ جن چیزوں کی انسان کو چنداں ضرورت نہ ہو یا کہ وہ چیز عام نہ ہو۔ اس کی عادت بھی پیدا نہ کرے۔ مثلاً ادویات اور سمیات جو خوراک کے طور پر دنیا میں ضروری نہیں اور نہ انکی کیفیت سے متکیف ہونے کے واسطے انسان مجبور ہے۔ ان کی عادت نہ کرے۔ جیسا کہ لوگ افیون۔ بھنگ۔ شراب۔ تماکو۔ چائے۔ پان۔ گرم مصالحہ۔ ترشیاں۔ سوڈا وغیرہ وغیرہ کے عادی بن جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ضروری چیزیں نہیں اور نہ عام ہیں۔ اس واسطے جب کبھی یہ عادت میسر نہ آئے گی ضرور اسکے جسم میں انقلاب آئیگا۔ اور یہ بیمار ہوگا۔ بلکہ اگر اسقدر اہتمام بھی کرے کہ ہر وقت وہ اشیاء اسے میسر رہیں حالانکہ یہ امر ناممکن ہے تو بھی ہمیشہ ایسی چیزوں کی عادت کرنے سے ضرور نقصان ہوگا اگرچہ بوجہ عادت ہو جانے کے انکا ضرر نمایاں تو معلوم نہ ہوگا مگر آہستہ آہستہ طور پر ضرور نقصان رساں ثابت ہوگا۔ اور کئی قسم کی خفیہ امراض پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ خفیہ امراض وہ ہیں جن میں مبتلا شدہ اپنے آپ کو مریض نہیں سمجھتے۔ مگر آئے دن معمولی معمولی باتوں سے مریض ہو جاتے ہیں۔ معمولی غذاؤں کے کھانے سے انکے جسم میں انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص چنوں کی دال نہیں پچا سکتا کسی کو گوشت موافق نہیں آتا۔ کوئی گوبھی اور آلو سے نفرت رکھتا ہے۔ تو دوسرا ہلدی اور مرچ کے نام سے کوسوں دور بھاگتا ہے۔ اصل میں یہ سب لوگ مریض ہوتے ہیں۔ کیونکہ تندرست وہ ہوتا ہے جسکو ہر ایک کھانا موافق ہو اور ہضم ہو جائے۔ پس ایسے تمام لوگ، جو کسی نہ کسی خفیہ بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں ضرور کسی نہ کسی ایسی عادت میں گرفتار پائے جائینگے جس کی جسم کو طبعاً ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ خواہ نخواہ اس کی عادت کر لی گئی ہے۔ پس ایسے تمام مریض اگر مکمل اور حقیقی صحت حاصل کرنا چاہتے ہیں

مسلسل مضمون

علاج الامراض

از مدیر رسالہ

یہ درد بھی مفصلہ ذیل امراض کے ہمراہ پایا جاتا ہے۔

علامات

(۱) التوار الامعاء } سخت قبض اور سخت درجہ کا نفخ بار بار قے کا ہونا حتےٰ کہ براز کی قے ہونا۔

(۲) سدۃ الامعاء } بے چینی۔ نیند کا نہ ہونا۔ متلی و قے ایک خاص مقام میں درد کا ہونا۔ اس مقام پر رسولی سی معلوم ہونا۔ اور مقام مائوف کو دبانے سے درد کا بڑھ جانا۔

(۳) ورم الامعاء } تپ کا ہونا۔ اسہال۔ پیاس۔ سخت درد کا ہونا۔ بالآخر ہچکیاں موت کے قریب تشنج اور بیہوشی کا ہونا۔

(۴) کرم امعاء } ناک کو نوچتے رہنا خصوصاً اگر بچہ ہو۔ خارش مقعد۔ ڈکار بدبودار بھوک اور اجابت بے قاعدہ۔ خواب میں دانت پیسنا اور منہ سے رال کا بہنا۔

(۵) قرحۃ الامعاء } مروڑ یا دست آنا۔ ایک یا بعض خاص جگہوں میں درد کا محدود ہونا۔ پاخانہ کے اندر خون کا ہونا۔

ان پانچ اقسام کا علاج اصل امراض کے بیان میں لکھا جائیگا۔ لیکن علاوہ ان پانچوں اقسام کے اور بھی پانچ اقسام ہیں جنکا علاج یہاں لکھا جاتا ہے۔

(۱) **بدہضمی کا درد (اسباب)** بہ سبب بدہضمی کے امعاء میں خراش اور التہاب پیدا ہوکر درد اور نفخ پیدا ہوجاتا ہے۔

علامات۔ نفخ۔ ناف کے اردگرد ٹھیر ٹھیر کر شدید درد ہوتا ہے جسکو دبانے اور ملنے سے آرام ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مریض اکثر پیٹ کے بل یعنی پیٹ پڑ رہتا ہے۔ یا خود ہاتھ سے پیٹ کو دبا رکھتا ہے تاکہ درد میں کچھ افاقہ رہے۔ بار بار درد

اُٹھتا ہے۔ اور آرام نہیں ہوتا تو مریض نہایت بے چین ہو جاتا اور بار بار اُٹھتا اور کروٹیں بدلتا ہے۔ قبض ہوتا ہے۔ مگر بخار بالکل نہیں ہوتا۔ جی متلاتا اور کبھی قے بھی ہو جاتی ہے۔ جب التہاب میں کسیقدر کمی ہونے والی ہوتی ہے تو اکثر ریح خارج ہونے لگتی ہے۔ اور درد کو آرام ہو جاتا ہے۔

تشخیص۔ بدہضمی کی درد قولنج کو مذکورہ بالا اقسام سے متمیز اور مشخص کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ

(۱) التوائی میں سخت قبض اور بمازی قے ہوتی مگر اس میں اسقدر قبض نہیں ہوتی اور نہ برازی قے۔

(۲) صدری میں ایک مقام یعنی مقام سدہ پر درد ہوتا ہے۔ نیز سدہ کا مقام بھی رسولی کی طرح محسوس ہوتا ہے۔ مگر اس میں وہ بات نہیں بلکہ ناف کے اردگرد تمام جگہوں میں درد ہوتا ہے۔

(۳) ورمی میں تپ کا ہونا لازمی ہے۔ مگر اس میں بالکل نہیں ہوتا۔

(۴) کرمی میں علامات خاصہ ہوتی ہیں جن میں سے بدہضمی میں کوئی علامت نہیں ہوتی۔

علاج۔ اگر نفخ اور درد خفیف ہے تو کوئی دوا کاسر ریاح دیں جیسے انیسون تخم کرفس۔ اجوائن۔ زیرہ سیاہ۔ دارچینی۔ زنجبیل۔ فلفل سیاہ۔ ہینگ وغیرہ ایسی ایک شے یا دو تین ملاکر حسب مرضی دے سکتے ہیں۔ جس سے تھوڑے ہی عرصہ میں ریح خارج ہونے لگتی ہے۔ اور درد کا آرام ہو جاتا ہے۔

لیکن اگر درد شدید ہو تو پیٹ پر گرم گرم ٹکور کریں۔ یا روغن تارپین کی مالش کرکے پھر ٹکور کریں یا گرم گرم روٹی ایک طرفہ پکاکر اور چیر کر پیٹ پر باندھ دیں یا حلوا گرم گرم باندھ دیں۔ مطلب یہ کہ پیٹ پر گرمی پہنچائیں تاکہ پیٹ کی جلد کی طرف خون زیادہ ہوکر امعاء میں خون کی کمی ہوکر درد اور نفخ کو آرام ہو۔ نیز پانی گرم میں صابون ملاکر حقنہ کر دیں تاکہ مافی الامعاء خارج ہوکر صحت قائم ہو جائے۔ لیکن اگر حقنہ سے کوئی چیز نہ نکلے تو پھر پیٹ کو ٹکور وغیرہ سے گرم کریں اور پھر دوبارہ حقنہ کریں۔ امید ہے کہ کامیابی ہوگی۔ لیکن اگر حقنہ میں کامیابی نہ ہو تو پھر روغن بید انجیر سے مسہل کر دیں۔

مسلسل مضمون **علم الادویہ** از مدیر رسالہ

ایسا ہی گھنٹہ گھنٹہ بعد چار دفعہ پلائیں۔ آخری خوراک سے دو گھنٹہ بعد سفوف مبارک شاہ یا روغن بید انجیر ۳ تولہ کا استعمال کرائیں جس سے اسہال ہو کر کیڑے خارج ہو جاتے ہیں حب القرح میں زیادہ تر مستعمل ہے۔

۱۹۔ انجیر

یہ درخت پنجاب میں عام ہے۔ اس کے ثمر کو بھی انجیر ہی کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ پھل دوسرے پھلوں کی طرح غذائی فوائد رکھتا ہے۔ اور بہت عمدہ غذا ہے جس سے بدن کی پرورش عمدہ اور اعلےٰ طور پر ہو سکتی ہے۔ مگر دوا کے طور پر بھی اسکے خشک شدہ ثمرات بہت کام آتے ہیں۔

مقام پیدائش سمرنا (ایشیا کوچک) ایران۔ افغانستان ہندوستان۔

تاثیر و استعمال۔ اس میں کسی قدر خراش کا مادہ ہے جسکی وجہ سے امعاء میں خراش پیدا کر کے پاخانہ با فراغت لاتا اور قبض کو رفع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ بدن سے اسکا اخراج بذریعہ جلد و ریہ (پھیپھڑہ) کے ہوتا ہے۔ اس واسطے اس کی خراش کا اثر جلدی مسامات اور پھیپھڑہ کے اندرونی غشاء میں بھی نکلنے کے وقت ہو جاتا ہے۔ جس سے غشاء پھیپھڑہ کی رطوبات زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اور جلد کی تقویت میں بھی مدد ملتی ہے۔ جس سے جلد کی خشکی رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن اسکی کثرت استعمال سے جوئیں پڑ جاتی اور اکثر اوقات حصف (پت) نکل آتی ہے تھوڑے وزن میں اسکا استعمال کھانسی بلغمی کے مریضوں میں اخراج بلغم کو زیادہ کر کے آرام کا باعث ہے۔

زیادہ استعمال سے امعاء میں خراش ہو کر پیچش پیدا ہو جاتی ہے۔

خوراک۔ تین چار دانہ کافی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دس پندرہ دانہ تک بھی کھلا سکتے ہیں۔ مگر اسقدر وزن میں ہر روز نہیں دے سکتے ورنہ خراش زیادہ ہو سکتی ہے۔

۲۰- انیسون

یہ دو اسوئے کے بیجوں کی طرح کے دانے یا کسیقدر ان سے چھوٹے دانے ہوتے ہیں - بلکہ انیسون جنگلی سونے کا ہی بیج ہوتا ہے - باغی کو سویا (تخم شبت) اور جنگلی کو انیسون کہتے ہیں -

صفات طبعی - یہ دانے چپٹے بیضاوی ۱/۵ سے ۱/۱۵ انچ طویل اور ۱/۱۲ سے ۱/۸ انچ عریض ہوتے ہیں - اور اسکا کنارہ جھلی کی طرح باریک ہوتا ہے - دو حصوں میں منقسم ہوتا ہے - جن کے جائے وصال پر چھوٹی سی ڈنڈی ہوتی ہے - ہر دو حصہ میں پانچ پانچ یا چھ چھ لکیریں ہوتی ہیں - رنگ بھوری دانقہ خوشگوار و خوشبودار -

تاثیرات و خواص - محرک معدہ - کاسر الریاح ہے - نفخ شکم اور قولنج میں استعمال ہوتی ہے - اور ایسی مسہلہ ادویہ کے ہمراہ جن سے مروڑ (پیچش) کا خطرہ ہو ملا دینے سے اُن کی اصلاح ہو جاتی ہے - اور مروڑ ظاہر نہیں ہوتا - بدن سے اسکا اخراج اکثر براہ بول ہے لیکن کسیقدر براہ پھیپھڑے کے بھی خارج ہوتی ہے - اس کے علاوہ مقوی معدہ اور کاسر ریاح ہونے کے مدر بول اور دافع بلغم بھی ہے - علاوہ ان اعضاء کے دیگر کسی خاص عضو پر اس دوا کا براہ راست کوئی اثر نہیں پڑتا - البتہ معدہ میں محرک اثر کرنے کی وجہ سے بالواسطہ بعض اعضا پر اثر پڑکر بعض دیگر عوارضات میں بھی تخفیف ہو جاتی ہے -

مواقعہ استعمال (۱) ضعف معدہ (۲) نفخ (۳) قراقر - ان امراض پر اس کا خاص اثر اور قوی اثر ہے - (۴) حصات کلیہ و رمل کلیہ (۵) ضعف گردہ - ان امراض میں درمیانہ درجہ پر عمل کرنے والی دوا ہے (۶) ضیق (۷) ربو (۸) پرانی کھانسی بلغمی ان امراض میں بہت کم درجہ تاثیر کرنے والی دوا ہے - کیونکہ ریہ کی طرف اس دوا کا بہت کم حصہ آتا ہے -

ان امراض کے علاوہ اس خفقان میں جو ضعف معدہ اور نفخ ریاح کے باعث ہو مفید پڑتی ہے - پھر باوجود قابض و حابس اثر نہ رکھنے کے بالواسطہ طور پر اسہال و پیچش

مذاکرہ علمیہ اور نکات حکمیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

از موجد طب جدید

قبل اس کے کہ اس مسئلہ پر وضاحت سے کچھ لکھا جائے۔ ضروری ہے کہ اول یہ بھی بیان کر دیا جائے کہ اسہال لانا کس عضو کا فعل ہے۔ اور تمام ادویہ مسہلہ کس طرح اس خاص عضو پر مؤثر ہو کر اسہال لاتی ہیں۔ یہ مسئلہ بھی ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس پر اگرچہ متقدمین نے کچھ لکھا ہے۔ لیکن زیادہ وضاحت سے چونکہ بیان نہیں فرمایا اس واسطے اکثر ہمارے اطباء اس مسئلہ سے بھی کما حقہٗ واقف نہیں ہیں۔

واضح رہے کہ اسہال کا لانا امعاء کا فعل ہے۔ معدہ کا نہیں ہے ہمارے اکثر معالجین کے زعم میں یہ فعل معدہ کا ہے۔ جو غلط ہے۔ اخراج فضلات امعاء کا فعل ہے۔ اس لئے جب فعل اخراجیہ میں کسی قسم کی کمی بیشی ہوگی تو ہم ضرور امعاء کی طرف اس کی نسبت کرینگے۔ مثلاً جب قولنج قبض ہوگا تو ہم معلوم کر لینگے کہ امعاء اپنے فعل اخراجیہ میں کسی وجہ سے کمزور ہیں۔ لیکن جب پاخانہ بالکل رک جائیگا۔ اور کچھ بھی خارج نہ ہوگا تو معلوم ہو جائیگا کہ امعاء کا اخراجیہ فعل بالکل بند ہو گیا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جب معمول سے بڑھکر متعدد دفعہ حاجت اسہال ہو تو ہم کہہ سکینگے۔ کہ اب امعاء کا فعل اخراجیہ اپنے اعتدال سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ پس وہ دوائیں جن کا اثر امعاء پر ہو کر امعاء کے فعل کو زیادہ کر دیتا ہے۔ یعنی امعاء فضلات کے اخراج میں اعتدال سے زیادہ کام کرنے لگتی ہیں۔ انکو مسہلات کہتے ہیں۔ اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ عمل اسہال فعل امعاء کی زیادتی سے انصرام پاتا ہے اور یہ کہ ہر ایک مسہلہ خیز امعاء پر ہی موثر ہو کر اسہال لاتی ہے۔ تو پھر اس امر کا اظہار ضروری ہوا کہ ادویہ مسہلہ کیوں اور کس طرح امعاء پر تاثیر کرتی ہیں، سو وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ہمنے اپنے اکثر مضامین میں اس امر کا اظہار کیا ہے کہ قتلی تہوع اور قے کا ہونا سوزش اور خراش معدہ کی دلیل ہے۔ اور اسہال اور پیچش امعاء کی سوزش کی علامت

ہے۔ چنانچہ تپوں کے مضامین میں بھی اور ہیضہ کے مضمون میں بھی اور کونین والے مضمون میں بھی اس امر کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ کہ جب معدہ و امعاء میں سے کسی عضو میں اجتماع خون (التہاب) ہوجاتا ہے۔ تو بسبب اجتماع کے خون میں سے رطوبات مائیہ مترشح ہونے لگتی ہیں۔ سو اگر معدہ میں مترشح ہونگی تو طبیعت انکو براہ دہن خارج کر دیتی ہے۔ جسکو اُلٹی یا قے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اگر امعاء میں رطوبات آبیہ مترشح ہوکر جمع ہونگی تو بذریعہ اسہال مندفع کی جائینگی۔

چونکہ اس تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسہال کے لئے سوزش امعاء ضروری چیز ہے۔ بغیر التہاب وسوزش (اجتماع خون) کے اسہال پیدا نہیں ہوسکتے۔ لہذا یہ امر بھی ذہن نشین ہوجاتا ہے کہ ادویہ مسہلہ بھی امعاء میں ضرور سوزش وخراش (التہاب) پیدا کرتی ہونگی۔ بلکہ اس امر کا یقین ہمیں اور بھی مضبوط طور پر حاصل ہوجاتا ہے۔ جب ہم اسہال آور ادویہ کو بیرونی طور پر استعمال کرکے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اکثر اسہال آور ادویہ کا استعمال جب بیرونی جلد پر کیا جاتا ہے تو وہاں اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ مثلاً جمالگوٹہ کو جب ہم جلد پر لگائینگے۔ تو وہ جگہ سرخ گرم اور سوزشناک ہوجائیگی۔ اگر معقول عرصہ وہیں جلد پر اسکا لبث کیا جائیگا تو وہاں خون سے مائیت الگ ہوکر آبلہ کی صورت نمودار ہوگی۔ لیکن چونکہ جلد بسبب بیرونی صدمات ہوائیہ وارضیہ وغیرہ کے سخت اور ٹھوس ہوچکی ہوئی ہے۔ اور قدرت کو یہی منظور تھا۔ اس واسطے اس سے مائیت کم مترشح ہوتی ہے۔ لیکن امعاء کی غشا چونکہ نرم اور متخلخل ہے اس سے کثیر مقدار میں رطوبت خارج ہوکر اسہالی شکل قبول کرلیتی ہے۔

علاوہ جمالگوٹہ کے دوسری مسہل ادویہ مثل تربد حب النیل۔ مصبر۔ تھوہر کا دودھ سقمونیا وغیرہ وغیرہ جسقدر اشیاء ہیں سب میں یہ طاقت موجود ہے۔ جس سے ثابت ہوجاتا ہے کہ یہ چیزیں امعاء پر خراش اور سوزش پیدا کرکے اسہال لاتی ہیں اور یہی منشاء تھا۔

سوال۔ لیکن اس جگہ ایک بہت بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب ان تمام چیزوں میں خراش اور سوزش پیدا کرنے کی صفت ہے تو کیوں یہ سب کی سب قے آور نہیں ہیں

مراسلات

مراسلہ ۱

بخدمت جناب حکیم احمد الدین صاحب سلمہ ربہٗ

السلام علیکم - بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ بندہ نے جن فوائد کے مقابلہ میں آپکے ہاں سے رسالہ تبصرۃ الاطبا منگوانا شروع کیا سو حسب وقت المقصود کوئی اتنے بڑے فوائد حاصل نہیں - مگر آپ کو مناسب ہے کہ ماہواری رسالہ کی رسالیت میں وقفہ نہ فرمایا کریں - تاکید مزید ہے -

دیگر - جو آپکے رسالہ تبصرۃ الاطبا کے صفحہ نمبر ۲۰ لغایت ۲۱ تک نسخہ کی تعریف فرما کر ریعے جو نسخہ آپ کو قزاق آدمی سے دستیاب ہوا ہے - یعنے جو چراغ جلایا جاتا ہے - اور تمام بدن کے بالوں سے سوراخ ہو جاتے ہیں - اور جو استسقا کی تمام قسم کے لئے مفید اور مسلول تدقوق کے واسطے مفید ہے - اگر آپ کو معلوم ہے تو اندراج رسالہ فرماویں - شائد معلوم ہوتا ہے کہ آپ مداریوں کی طرح ویسے ہی جھاکے اور چھل بٹے دکھاتے ہیں - مرسلہ محمد حبیب الرحمان خادم الحکما ضلع لائل پور

(آپکے دونو سوالات تو سوالات کے کالم میں درج کر دیئے گئے ہیں - مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ رسالہ کو بغور مطالعہ نہیں فرماتے - یہی وجہ ہے کہ ابھی تک آپ کو اس رسالہ کی قدر نہیں ہوئی - نیز آپ کی بے توجہی کا ثبوت یہ بھی ہے کہ آپ اس معرق نسخہ کی جو قزاق سے دستیاب ہونا لکھا ہے - میری طرف نسبت کی ہے - حالانکہ وہ مضمون جناب حکیم غلام حسین صاحب ساکن سملال ضلع راولپنڈی کی طرف سے ہے اور میں ان کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں کہ وہ بھی نسخہ لکھ بھیجیں اور میری مرضی پر چھوڑ دیں کہ میں اسے کن شرائط پر شائع کروں یا بلا شرط - نیز یہ آپ کا اعتراض بھی غلط ہے کہ رسالہ دیر سے آتا ہے - کیونکہ آجتک رسالہ عین وقت پر شائع ہوتا رہا ہے - احمد الدین مدیر)

مراسلہ ۲

جناب حکیم صاحب

السلام علیکم - چند مجربات گذشتہ ماہ میں ارسال خدمت کئے گئے - مگر نا معلوم کیا وجہ کہ درج رسالہ نہ ہوئے - اور نہ ہی کوئی اُن کی رسیدگی کی اطلاع موصول ہوئی - لہذا گذارش ہے - کہ جب میرے مجربات خصوصی آپ کو دستیاب نہ ہوں - تو بذریعہ کارڈ مطلع فرما دیا کریں - اگر رسالہ میں درج کرنے کی گنجائش نہ ہو تو رسالہ میں ضرور حوالہ دیدیا کریں - (بہتر جناب آئندہ ایسا ہی ہوگا - مدیر)

(۲) انجمن کے سالانہ جلسے کی تجویز جو کسی رفیق نے پیشتر کی ہے - وہ نہایت ہی اچھی ہے - میرے خیال میں ممبران کا ایک جلسہ سالانہ ضرور ہونا چاہئے - تاکہ تمام اصحاب کا ایکدوسرے سے تعارف ہو جاوے - اور رابطہ اتحاد بڑھے - اُمید ہے - آپ و نیز دیگر احباب بھی متفق الراء ہونگے - (واقعی صحیح ہے - مدیر)

(۳) رسالہ فروری جو موصول ہوا - ملاحظہ سے چند امور است قابل اظہار نظر آئے جو کہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں - آمید ہے کہ آئندہ رسالہ میں شائع فرما کر مشکور فرماویں گے

(۱) ہر سہ مضامین (حفظ صحت - علاج الامراض - علاج الادویہ) جس کے واسطے یہ رسالہ مخصوص ہے - اور جن کی زمانہ بھر کو جستجو اور خواہش ہے - ہر ایک دو دو صفحہ سے زیادہ نہیں - حالانکہ آپ نے کسی گذشتہ رسالہ میں یہ خاص طور پر ارقام فرمایا تھا - کہ یہ تمام مضامین مسلسل جانے چاہئیں - اور انکا کاغذ بھی چکنا ہونا چاہئے - تاکہ خریدار اُس کے اوراق نکالکر اُسکو کتابی صورت میں بنالیں - مگر یہ بات اُس صورت میں ہو سکتی ہے جس صورت میں ایک خاص نظام ہر ایک مضمون کا قائم کیا جاوے - اور ہر ماہ کے رسالہ میں اُسی قدر اوراق ہر ایک مضمون کے علیحدہ علیحدہ نہ ہوں تاکہ جلد ساز کو جزو بندی کے وقت کسی قسم کی تکلیف نہ ہو - اس واسطے ان مضامین کو کم از کم ۶ آٹھ آٹھ صفحہ دینا چاہئے - چنانچہ اسی رسالہ میں کسی دوسرے صاحب نے بھی ایسا ہی اعتراض کیا ہے - جو بالکل واجب و درست ہے - یعنے ایک سال میں ایک مضمون امراض الاوجاع کا بھی ختم نہ ہو سکا سو غیرہ وغیرہ - اگر بانی انجمن صاحب ذرا بھی

التفات فرمادیں۔ تو طب جدید کے یہ مضامین جلد کتابی صورت میں شائع ہو سکتے ہیں۔ جس سے تمام ممبران انجمن کو بھی مالی مناد پہنچ جاویگے۔

(اس کا جواب کالم جوابات میں ملاحظہ فرمائیں۔ مدیر)

مراسلہ ۳

مکرم و معظم و مکرمفرمائے بیکران جناب اُستاد صاحب جی دام اقبالہٗ

السلام علیکم۔ آج مورخہ ۳ ۲/۲۴ کو رسالہ تبصرۃ الاطبا ملا۔ آنکھوں میں نور دل میں سرور آگیا۔ شروع سے اخیر تک صرف بحرف پڑھا۔ ایک جگہ بزیر سُرخی "ایک نہایت ضروری نوید" تحریر تھا۔ کہ (۱) سالانہ یا ششماہی میٹنگ ہونی چاہئے۔ یہ تجویز حکیم محمد عبدالغنی صاحب کو خوب سوجھی ہے۔ اس سے انجمن کو بہت ترقی اور ممبران انجمن کو کافی سے زیادہ فائدہ ہوگا۔ میری رائے ناقص میں میٹنگ ششماہی ہونی چاہئے (اگر اکثر احباب نے پسند کیا تو جلسہ ششماہی یا سالانہ کی تجویز کر دیجائیگی۔ اڈیٹر)

(۲) رسالہ کی توسیع۔ یہ کام بھی واقعی نہایت اہم اور ضروری ہے۔ جس کی طرف ممبران انجمن کو ضرور توجہ کرنی چاہئے۔ چنانچہ بندہ نے آج ہی دو تین اصحاب کی خدمت میں لکھدیا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک خریدار ہوگیا تو بہتر ورنہ بندہ اپنی گرہ سے ایک خریدار کا چندہ مبلغ ۴ دینے کو تیار ہے۔ اس چندہ کو بطور امداد فنڈ میں جمع کردیں یا کسی غریب کے نام رسالہ ایک سال کے لئے جاری کردیں۔ خواہ دو غریبوں کے نام جو نصف قیمت دے سکتے ہوں رسالہ جاری فرمادینا فدوی غریب آدمی ہے۔ اور بمشکل گذارہ چلتا ہے۔ ورنہ زیادہ ڈینگ مارتا۔ اور آپ پر میرا اصول خوب روشن ہے۔ (جزاکم اللہ اگر آپ نے رقم بھیجدی تو دو غریب اشخاص کے نام دو رسالے جاری کردیئے جائینگے۔ اڈیٹر)۔

(۳) رجسٹر مریضاں بھی ضرور ہر ایک مطب میں ہونے چاہئیں۔ چنانچہ بندہ نے فی الحال معمولی رجسٹر تیار کیا ہوا ہے۔ اگر آپ نے رجسٹر طبع کرانے کا ارادہ کیا ہے تو فبہا۔ بندہ کا نام بھی درج رجسٹر خریداران میں درج فرمالیں۔ (ابھی تک صرف پانچ چھ درخواستیں آئی ہیں۔ جب تک کم از کم ایک صد درخواست نہ آجائے۔ رجسٹر طبع نہیں

ہو سکتے ہیں۔ اڈیٹر)۔

(۴) استفسارات کے ضمن میں سوال ۳۴ واقعی قابل غور ہے۔ یہ قابل عمل ہے۔ اس لئے ماہ مارچ سے ہی اس پر عملدرآمد شروع کر دینا چاہئے۔ ایسا ہی بندہ نے بھی پیشتر خدمت عالیہ میں بذریعہ عریضہ عرض کیا تھا۔ کہ علم الادویہ اور علاج الامراض کے لئے دو۔ دو اوراق کی بجائے چار چار اوراق کئے جائیں۔ اور قیمت میں موازنی ار کا اضافہ فرما دیں۔ اور یہ قلیل اضافہ کسی صاحب کو ناگوار نہ گذریگا۔ اور اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ تمہاری رائے پر غور کیا جاویگا۔ (اسکا جواب کالم جوابات میں جواب ۳۴ پر ملاحظہ ہو۔ اڈیٹر)۔

مراسلہ ۴

جو تحریک حکیم مولوی بہاؤ الدین صاحب نے زیر سُرخی "ایک شکایت قابل اشاعت" تحریر فرمائی ہے۔ کہ جملہ حکما اپنے اپنے مجربات درج رسالہ کرایا کریں۔ اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ جب سے جناب اُستاد صاحب حکیم احمد الدین صاحب بانی انجمن نے طب جدید ایجاد فرمائی ہے۔ تب سے مجربات کی چنداں ضرورت نہیں رہی۔ اگر اب ضرورت ہے تو صرف دو باتوں کی ہے۔

(۱) تشخیص الامراض یعنی کسی اعضا کے فعل میں فرق پڑ گیا ہے۔ اور وہ فرق بسبب سُستی فعل یا تیزی فعل اعضا کے ہے۔

(۲) علم الادویہ کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ معلوم ہو جاوے۔ کہ کون کون سی دوائی کون کون سے اعضا کے فعل کو سُست یا تیز کرتی ہے۔ بس اسی میں تمام طب ختم ہو جاتی ہے۔ اور اگر میرا خیال غلط ہے۔ اور مجربات کی واقفی ضرورت ہے۔ تو بندہ ایک نسخہ برائے ذات البجنت اور ذات المریہ ارسال کرتا ہوا معافی کا خواستگار ہوتا ہے

(وہ نسخہ کالم تحقیقات و تجربات میں درج کرایا گیا ہے وہاں ملاحظہ ہو۔ اڈیٹر)

مراسلہ ۵

منجانب جناب حکیم رلا رام صاحب چانتہ ساکن گوجرانوالہ

عالیجناب حکیم صاحب چشمہ فیض دام اقبالہٗ

تسلیمات۔ ماہ جنوری ۱۹۲۲ء کے رسالہ میں بصیغہ تحقیقات و تجربات جناب

حکیم غلام حسین صاحب از سملاں ضلع راولپنڈی نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ آئندہ رسالہ میں زاک کے مجربات تحریر فرماویں گے۔ اور آئندہ کے واسطے بھی وعدہ فرمایا تھا۔ مگر ماہ فروری ۱۹۲۲ء کے رسالہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ معلوم نہیں۔ جس طرح سفوف سی و بیشی کے نسخہ جات درج ہو کر تمام اطباء کو فائدہ پہنچا ہے۔ اسی طرح جناب حکیم صاحب کے نسخہ جات سے بھی تمام اطباء کو روشن ہو گیا ہے۔ کہ بلا بخل فیض پہنچانا اسکا نام ہے۔ اس واسطے بخدمت جناب حکیم صاحب و صاحب ایڈیٹر رسالہ گذارش ہے کہ ایسے مفید سلسلہ کو جاری فرماویں۔ اور حکیم صاحب کی خدمت میں دوبارہ تاکید فرماویں۔ اگر ایسے نسخہ جات درج رسالہ ہوتے رہے۔ تو اس رسالہ کی معرفت تمام طب کی عزت بڑھ جاویگی۔

(حکیم صاحب تسلی رکھیں یہ سلسلہ بند نہیں ہوتا۔ بلکہ یہی سلسلہ تو رسالہ کی جان ہے۔ اور انجمن خادم الحکمت کے اغراض و مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد ہے۔ پھر کیوں یہ سلسلہ بند ہونے لگا۔ مدیر)

مراسلہ

شریمان مانیہ ور حکیم احمد الدین جی صاحب تسلیم

بے بھارت ماتا جی کی۔ آپ کا مرحمت کردہ رسالہ تبصرۃ الاطباء ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء کا بغور ابتدا سے انتہا تک مطالعہ کیا۔ اور انجمن خادم الحکمت کے قواعد و ضوابط۔ اغراض و مقاصد و فرائض ممبران طبی رسالہ رفیق حیات۔ ہدیۃ الاطبا۔ رسالہ تبصرۃ الاطبا کے ٹائیٹل صفحہ ۳۹ و ۴۰ کو بغور دیکھا۔ میں نے پیشتر ازیں بھی لکھا تھا کہ بندہ کا نام بھی بزمرہ ممبران درج کر لیویں۔ اگر نہ کیا ہووے تو اب کر لیویں۔ لیکن نئی تحریر تبصرۃ الاطباء ماہ دسمبر صفحہ ۳۷ میں یہ تحریر نگاہ سے گذری (عام خریداروں سے تین روپے اور ممبران سے حسب رسوخ دس روپیہ تک) قیمت لی جاویگی۔ ممبران میں سے جو شخص آئندہ تین روپیہ ارسال کرینگے وہ عام خریدار متصور ہو کر حق ممبری سے دست بردار سمجھے جاوینگے۔ آئندہ وہ مراعات خاص جو ممبران سے متعلق ہیں ان سے نہ ہونگی) یہ نئی تحریر میں نے اس ماہ کے رسالہ میں پڑھی ہے۔ لیکن افسوس کہ مجھے سال بھر میں اب تک یہ معلوم نہ ہو سکا

کہ ممبروں کے ساتھ کونسی خاص رعایت کی جاتی ہے۔ یا کہ میرا نام آجتک بزمرہ ممبران شمار ہی نہیں کیا گیا جواب ضرور۔ اور بندہ اس خط کے جواب آنے کے بعد حسب توفیق قیمت ادا کردیگا۔ بذریعہ منی آرڈر پیشگی۔ مگر یہ قاعدہ نیا طیار ہوا ہے۔ لیکن تحریر ٹائیٹل صفحہ ۳۹ قواعد وضوابط انجمن خادم الحکمت کے ۳ے میں لفظ نکال دینے چاہیے (کہ انجمن کی ممبری کے لئے نہ داخلہ ہے نہ ماہواری یا سالانہ چندہ لیا جاتا ہے) جو بخوشی دیوے قبول کیا جاتا ہے۔ مگر آپ کی مندرجہ بالا تحریر خوشی کو ثابت نہیں کرتی۔ ہے۔ وہ مجبور کرتی ہے کہ ممبران سے ضرور لئے جاوینگے اور عاریہ ممبری کے چندہ میں ہی سمجھے گئے۔ جبکہ رسالہ تبصرۃ الاطبا کی قیمت سالانہ تین روپیہ ہے۔

مجھے انکار نہیں کہ ضرور دینے سے انکار کروں۔ خواہ توفیق ہو یا نہ ہو۔ ہر ایک شخص جس بات یا کسی ہنر یا کسی کام کرنے کی طرف زیادہ دل مائل ہوتا ہے یا اُسکا از حد شوق ہوتا ہے۔ وہ کام کیسی ہی دقت و مصیبت سے کیوں نہ ہو مگر اُس کام کے سرانجام کرنے میں کوشش کرتا ہے۔ خواہ وہ کام قرضہ لیکر نہ کرنا پڑے۔ مگر ضرور کرکے باز آتا ہے۔ خواہ وہ کام نہایت ہی بُرا کیوں نہ ہو۔ یہ تو ہزار ہا درجہ بہتر ہنر ہے بندہ کو قوی اُمید ہے۔ کہ آپ میری تحریر پر کسی قسم کی ناراضگی و گلہ نہ کرینگے۔ بلکہ عنایت کی نظر رکھکر جواب مفصل و مکمل مرحمت فرماوینگے۔ خاکپاے رام اندر کیرت پور

(مجھے آپکے اس اعتراض پر ایک ذرہ بھر ناراضگی نہیں بلکہ میں پسند کرتا ہوں کہ ہر ایک معاملہ باہم صاف ہو اور جس کسی کے دل میں دوسرے بھائی کی نسبت کوئی اعتراض ہو اسے صاف کرالینا چاہیئے۔

قیمت کی ایزادی نہ سالانہ چندہ ہے اور نہ داخلہ وہ شرط بعینہ اسی طرح ہے جس طرح رسالہ میں درج ہے۔ بلکہ یہ بطور امداد کے ہے۔ جو کثرت رائے ممبران کی بنا پر مقرر کیا گیا ہے۔ پانچ روپیہ سے دس روپیہ حسب حیثیت کے الفاظ ثابت کررہے ہے کہ یہ کوئی چندہ ممبری نہیں ہے۔ ورنہ اس کی تعداد مقرر ہوتی اور حسب حیثیت کا سوال نہ ہوتا۔

اگر آپ سوال کریں کہ اگرچہ آپ نے بطور امداد کے قیمت میں ایزادی کی ہے لیکن ایک نئی بات ہے۔ جسکا جاری کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ قواعد ممبران میں بیبات درج

نہیں بلکہ قاعدہ ۳۵ میں صاف الفاظ موجود ہیں کہ کسی قسم کا چندہ نہیں لیا جائیگا۔ سو واضح رہے۔ کہ قاعدہ ۳۵ اور ۳۶ میں یہ بات بھی ظاہر ہو رہی ہے کہ کثرت رائے ممبران کے ماتحت جو فیصلہ۔ بانی انجمن کر دیں وہ منظور کرنا ہوگا۔

علاوہ ازیں میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ فی الحال یہ فیصلہ اسی سال کے واسطے ہے۔ آئندہ پھر دیکھا جائیگا۔

باقی رہا آپکا یہ سوال کہ ممبران کو کیا کیا رعایتیں ملتی ہیں جن سے غیر ممبر محروم ہیں۔ اسکا جواب تو قواعد ممبران میں ہی مسطور ہے۔ مگر میں آپ کو دوبارہ لکھ دیتا ہوں (۱) غیر ممبروں کو علاج کے متعلق بغیر فیس کے مشورہ نہیں دیا جاتا۔ لیکن ممبران مفت مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ بھی اپنی ایک بیماری کے متعلق مشورہ مفت لے چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں وہ کیا رعایتیں ہیں۔ حالانکہ ایک ہی مشورہ کے لینے سے آپکو دو پیہ کا فائدہ پہنچ چکا ہے۔

(۲) قاعدہ ۲۷ کے ماتحت ممبران ہر ایک طبی ضرورتوں کے متعلق ایک دوسرے سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے بارہا ایسی فرمائشیں کیں ہیں جن کی تعمیل کی گئی ہے۔ بارہا آپ نے انگریزی ادویات کے نرخ دریافت فرمائے ہیں، پھر کئی کتابوں کی قیمتیں وغیرہ وغیرہ جنکے متعلق اپنی واقفیت کی بنا پر اور کبھی خاص کر لاہور میں جاکر اور دریافت کر کے آپکو خطوط لکھے گئے ہیں۔

(۳) پھر ممبران کا حق ہے کہ کارخانہ ادویات میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور منافعہ میں سے حصہ لے سکتے ہیں اور یہ رعایت قاعدہ ۶۷ کے ماتحت ہے۔ اس میں تا حال آپ نے حصہ نہیں لیا مگر یہ قصور میرا نہیں۔

انکے علاوہ اور بھی رعایات ہیں۔ مگر میں انہیں تینوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اگر ضرورت ہوئی تو پھر لکھ دونگا۔ والسلام۔ احمد الدین)۔

ریویو ڈاکٹر لاہور۔ ہومیوپیتھک علاج کے متعلق نہایت عجیب و غریب ماہوار رسالہ ہے۔ جسکی خوبیاں صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ رسالہ چندہ صرف عہ نمونہ کا پتہ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ۔ ڈاکٹر نظام الدین ایم۔ بی ایڈیٹر رسالہ ڈاکٹر لاہور

ایک فروگذاشت اور اس کی اصلاح

رسالہ میں دوا راشق کے بیان میں ایک فروگذاشت رہ گئی ہوئی ہے جسکی وجہ سے انجمن خادم الحکمت کے ایک کارکن ممبر جناب حکیم گنگارام صاحب کو لزوق اشق بنانے میں دقت واقع ہوئی۔ چنانچہ اسکی شکایت لکھی ہے۔ کہ جب ہم اشق کو پگھلانے لگے تو اسے آگ پر رکھا وہ بجائے پگھلنے کے نرم ہوکر جلنے لگا۔ پھر ہم نے اس میں پانی ڈال کر گرم کیا تو وہ پانی میں حل ہوگیا۔ اور لزوق اشق تیار ہوگیا۔ مگر یہ مرکب اسقدر لیسدار نہیں رہا جیساکہ ہونا چاہئے۔

پس ہم اس فروگذاشت کی تلافی کرتے ہیں تاکہ کسی دیگر دوست کو بھی تکلیف نہ ہو۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلے اشق کو نیم کوب کریں پھر کھرل میں ڈالکر تھوڑا تھوڑا پانی ملاتے جائیں۔ اور کھرل کرتے جائیں۔ حتے کہ تمام گوند حل ہوگا۔ اور پانی مثل دودھ کے بن جائے۔ اس وقت باریک ململ کی صافی میں چھانکر صاف کریں اور پھر پانی کی بھاپ پر اسکو تبخیر کریں۔ حتے کہ غلیظ ہوجائے اور غلیظ ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس سے بھاپ نکلنا بند ہوجائے۔ پھر گرم گرم میں باقی چیزیں ملادیں۔ فقط

اسقدر عبارت تمام دوست اپنے اپنے رسالہ کے حاشیہ پر لکھدیں۔ احمد الدین

ریویو **مخزن الادویہ ہومیوپیتھک**۔ یہ کتاب جناب ڈاکٹر نظام الدین صاحب ایم۔ بی ہومیر لاہور کی تازہ تصنیف ہے۔ جو عمدہ سفید کاغذ پر اچھی کتابت کے ساتھ آپنے شائع کی ہے۔ جسقدر ہومیوپیتھک مخزنیں اردو زبان میں اب تک شائع ہوچکی ہیں۔ سب سے زیادہ وسیع اور ضخیم ہے۔ اسکے ابتدا میں ڈاکٹر صاحب نے ہومیوپیتھی کی مختصر سی تاریخ اور ہومیوپیتھی اصول اور فوائد لکھکر کتاب کو بہت ہی مکمل بنادیا ہے۔ اس کتاب کا مقدمہ ۱۶۴ صفحہ پر ختم ہوتا ہے اور تمام کتاب کی ضخامت ۷۲۰ صفحات کی قیمت حصہ اول مجلد بلا جلد ۱۰ ہے مسطورہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے۔

چند جلدیں دفتر انجمن خادم الحکمت میں بھی برائے فروخت موجود ہیں۔ شائقین علم ہومیوپیتھی ضرور اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ حصہ دوم و سوم ابھی زیر طبع ہیں۔ مدیر

جوابات استفسارات

بقیہ جوابات رسالہ ماہ جنوری ۱۹۲۲ء

جواب نمبر ۹۔ مقناطیس اصلی تقریباً آٹھ تولہ میرے دواخانہ میں موجود ہے فی تولہ ایک روپیہ کے حساب سے روانہ کیا جا سکتا ہے۔

(منیجر دواخانہ نئی زندگی۔ نوشہرہ چھاؤنی)

جواب نمبر ۱۳۔ رموز الاطبا طبع اول میں دوائی پومان جو درج ہے وہ کاتب کی غلطی سے غلط اندراج ہوئی ہے در اصل وہ لوبان ہے۔ میں پہلے خود حیران تھا۔ مخزنیں اور دوکانیں ڈھونڈ ماریں مگر پومان پنہاں ہی رہے۔ آخر ان کے تجربہ کار حکیم رحیم بخش صاحب لاہوری کے پاس گیا۔ انکو پومان کا ذکر سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دوائی لوبان ہے۔ مولف رموز الاطباء کو بھی اس سے مطلع کیا گیا۔ چنانچہ طبع ثانی میں اب صاف لوبان چھپا ہوا ہے۔ مگر جس قدر اس کی تعریف رموز میں تحریر ہے وہ محض تعریف ہی ہے۔ تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ (حکیم عنایت اللہ مدرس دریام نگل)

جواب نمبر ۱۴۔ کشتہ الماس بندہ نے خود تیار کیا تھا جو تین آنچ میں نہایت نفیس ملائم مثل نشاستہ تیار ہوتا ہے۔ (دیویداس حکیم واہگہ)

جواب نمبر ۱۶۔ کشتہ سیماب ۳ تولہ۔ کشتہ طلا ۱ تولہ۔ کشتہ تانبا ۱ تولہ۔ سداجیت ۱ تولہ گندھک ۲ تولہ۔ ہڑتال ورقی مصفّٰی ۲ تولہ۔ سب کو ملا کر کھرل کریں، اور کوڑیوں میں بھر کر سوہاگہ سفید بکری کے دودھ میں پیس کر کوڑیوں کا منہ بند کریں۔ اور ایک سکورہ گلی میں رکھکر خوب منہ بند حکمت کریں۔ پس جب خشک ہو جاوے تو گز فوٹ کی آنچ دیویں بعد سرد ہونے کے نکال کر سبز رنگ کی شیشی میں خوب کاگ لگا کر حفاظت سے رکھیں خوراک دو چاول یا نصف رتی حسب طاقت مریض۔ (حکیم دیویداس واہگہ)

جوابات رسالہ ماہ فروری ۱۹۲۲ء

جواب نمبر ۲۴۔ سیماب ۶ ماشہ۔ قلعی ۱ تولہ۔ میٹھا تیلیا ۳ ماشہ۔ مرچ سفید دکھنی ۲ تولہ پہلے قلعی کو پگھلا کر سیماب میں ملائیں۔ اور کھرل کریں۔ باریک ہو جانے پر میٹھا تیلیہ

ملاکر کھرل کریں۔ پھر مرچیں ایک ایک دانہ ڈال کر کھرل کریں۔ حتےٰ کہ مثل غبار ہو جائے۔ خوراک دو چاول بھر مکھن یا بالائی وغیرہ میں رکھ کر کھائیں۔

(حکیم سید محمد لطیف مزنگ لاہور)

ایضاً ۔ سمندر سوکھ۔ تال مکھانہ۔ بیجبند۔ تخم سریالہ چاروں ہموزن لے کر صاف کر کے باریک کریں۔ خوراک ۴ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

(حکیم عطا محمد سابق اڈیٹر رفیق حیات قادیاں)

(ایسے نسخہ جات کے مستفسران اور دیگر ناظرین کے واسطے ضروری ہے کہ ادویہ کو تیار کر کے ضرور استعمال کیا کریں اور پھر انکے نتائج سے دفتر انجمن خادم الحکمت میں اطلاع فرمایا کریں تاکہ معلوم ہو کہ فلاں نسخہ زیادہ مفید ہے اور فلاں اس سے کم اور فلاں زود اثر ہے۔ اور فلاں بطی الاثر وغیرہ۔ احمد الدین)

ایضاً ۔ سیماب ۳ ماشہ۔ گندھک ۳ ماشہ۔ کتھہ ۳ ماشہ۔ لونگ ۳ ماشہ۔ زردی بیضہ مرغ ۳ عدد پارہ اور گندھک کی کجلی کریں۔ بعد کتھہ اور لونگ ملاکر اسقدر کھرل کریں کہ مثل غبار ہو جاوے۔ پس زردی بیضہ مرغ ملاکر نخودی حب بنا دیں۔ خوراک ایک حب صبح ایک شام ہمراہ شیر بادہ گاؤں بوزن آدھ سیر پختہ۔ شکر تری سفید ایک چھٹانک خوراک گوشت ونانِ گندم پاکیزہ روغن زرد سے چکنا کر کے بادنی ترشی سے احتیاط چاہئے۔ حکیم دیوداس واگھ

ایضاً ۔ کشتہ سہ دھاتہ (قلعی۔ جست۔ سیسہ) چند یوم مکھن ۲ تولہ میں ۲ رتی کے قریب لپیٹ کر کھا کر اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔ آرام ہوگا۔ (حکیم ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ)

ایضاً ۔ موصلی سفید ۱ تولہ۔ تخم دھتورہ ۱ تولہ۔ کتیرا ۱ تولہ۔ صندل سفید ۹ ماشہ۔ سرچینی ۶ ماشہ کشتہ قلعی ۳ ماشہ۔ کشتہ چاندی ۳ ماشہ۔ مصری کالپی ۵ ماشہ۔ سفوف تیار کریں۔ خوراک ۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ۔ جب ذکاوت حس چلی جاوے تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کراویں۔

ورق طلا ۴۰ عدد۔ ورق نقرہ ۶۰ عدد۔ بہمن سفید ۱ تولہ۔ بہمن سرخ ۱ تولہ۔ طباشیر ۶ ماشہ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ سلاجیت خالص ۱ تولہ مصری کالپی ۲ تولہ سب کا سفوف تیار کریں۔ خوراک ۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ غذا مرغن۔ ذکاوت حس کے لئے پوٹاسی برومائیڈ

انگریزی دوائی بھی بہت مجرب ہے۔ مرضی ہے جو دوائی استعمال کراویں۔

(حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں)

جواب نمبر ۲۵۔ لیجئے حکیم صاحب مقوی باہ گولیوں کا نسخہ جو کہ میرا بارہا کا تجربہ شدہ ہے۔ فیرائی کاربوناس ایک اونس۔ ایکسٹریکٹ آف ڈامیانہ ایک اونس۔ فاسفورس پل ۸۸ گرین۔ ایکسٹریکٹ کینے بس انڈیکا ۲۲ گرین۔ ایکسٹریکٹ نکسوامیکا ۲۲ گرین ایکسٹریکٹ بلاڈونا ۲۲ گرین۔ آرگوٹین ۴ ڈرام ۲۰ گرین۔ کونین سلفاس ۸۸ گرین۔ کلورائیڈ آف گولڈ ۵ گرین۔ تمام ادویہ عمدہ اور تازہ لیکر کسی کمپونڈر وغیرہ سے ۵۰۵ گرین کی گولیاں ۲۶۴ عدد تیار کراویں۔ کمپونڈر کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے۔ کہ اس میں بعض چیزیں زہریلی ہیں۔ شائد آپ تیار نہ کرسکیں۔ مجلوق اور سرعت انزال والے کو پہلے پندرہ دن تک صبح شام ایک ایک ڈرام پوٹاسی برومائیڈ پانی میں استعمال کرا کر پھر گولیاں استعمال کراویں۔ روزانہ دو گولیاں صبح و شام بعد از غذا ایک ایک گولی ہمراہ شیر گاؤ نیم سیر۔

نسخہ طلاء۔ سیماب نر ۶ ماشہ جو کپڑے میں چھاننے سے سیاہی نہ دیوے۔ زنجفر روی ۶ ماشہ عرق مک ۹ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱۲ عدد۔ روغن زرد ۳ تولہ۔ چار پہر کھرل کر کے ایک ڈبیہ میں رکھدو۔ بوقت ضرورت بقدر ۳ ماشہ عضو مخصوص پر طلا کر کے اوپر برگ بنگلہ پان یا ارنڈ کا پتہ باندھ دیا کریں ۲۱ روز سے چالیس روز تک استعمال کراؤ۔ سرد پانی اور گھوڑے کی سواری اور زیادہ چلنے سے پرہیز کریں۔ آبلہ وغیرہ نہیں ہوتا۔

طلا دیگر۔ شیر گوسفند میں ۱ تولہ سام السفار کی ڈلی کو ڈول جنتر کے ذریعہ پکاویں۔ جب ایک سیر شیر جذب ہو کر دو سیر باقی رہ جاوے نیچے اوتار کر جامن لگا کر سویرے بلو کر دودھ مذکورہ سے مکھن حاصل کریں۔ اب اس مکھن میں ۳ تولہ عقرقرہ سفوف شدہ اور ۳ تولہ مغز تخم پیدا انجیر ملا کر کھرل کریں۔ تین دن تک مشوا تر کھرل کریں۔ بطور مذکور بلا استعمال کراویں اور لنگر کریں۔ اور ڈلی سم السفار کے اور کام میں لا سکتے ہیں۔ اور بستی یعنے چھاچھ کو زمین میں دفن کر دیویں۔ کیونکہ کوئی جانور وغیرہ پی کر نقصان نہ اٹھاوے۔

(حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کندیاں)

ایضاً۔ قرنفل۔ دارچینی۔ عاقرقرحا ۔ زعفران۔ افیون۔ جائفل۔ قرفہ۔ زنجبیل۔ مرچ سیاہ۔ ۲-۲ ماشہ۔ مشک خالص ایک ماشہ سب کو باریک پیس کر چھان لیں۔ اور ۳-۳ ماشہ کشتہ سیم وکشتہ مرجان ملاکر پان کے رس یا شہد میں بقدر دانہ نخود گولیاں بنالیں۔ اور خارجی علاج کے واسطے روغن زیتون ایک تولہ میں روغن چالگوزہ ۳ ماشہ ملاکر صبح وشام مالش کرکے گرم پان باندھ لیا کریں۔ چند روز میں داخلی وخارجی تمام شکایات رفع ہونگی۔ انشاء اللہ (حکیم ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ۔ صدر۔ نوشہرہ)

ایضاً۔ گولیاں مندرجہ نمبر ۲۵ بھی نہایت مفید ہیں۔ ترکیب مذکور کی طرح تیار کرکے استعمال فرمادیں۔ مجلوق کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ اور سوال نمبر ۲۵ کے لئے روغن کا نسخہ بھی تحریر ہے بناکر استعمال کریں جو نہایت مقوی باہ واسترخا قضیب واعوجاج قضیب کے لئے اکسیر ہے۔ مجلوق کو تو سونے پر سوہاگا ہے۔ ترکیب ملاحظہ فرمادیں سم الفار سفید ۲ تولہ کی ڈلی لیکر سات روز شیرہ بار میں تر رکھیں۔ سات روز کے بعد نکال کر مسکہ گاؤ دو تولہ میں سقدر کھرل کریں کہ سم الفار اور مسکہ ایک جان ہو جاوے۔ بعد ایک رکابی چینی کی لیکر اُسکے اندر لیپ دیں۔ اور ٹیڑھا کرکے تیز دھوپ میں رکھیں کہ صاف گھی بہہ کر الگ ہو جاوے۔ لیکن احتیاط چاہئے کہ جسمیت سم الفار گھی میں نہ آوے۔ بعد بحساب فی تولہ زعفران ۲ رتی۔ مشک ۲ رتی۔ عنبر ۲ رتی۔ طلوتری ایک ماشہ۔ جائفل ایک ماشہ۔ عقرقرحا ایک ماشہ۔ لونگ ایک ماشہ۔ بیربہوٹی ایک ماشہ۔ گھی مذکور میں ملاکر ایک روز برابر کھرل کریں۔ پس دو تین قطرہ حشفہ چھوڑ کر ہر روز ملیں اور ملکر برگ بیری یا برگ پان باندھیں۔ سرد پانی سے پرہیز چاہئے۔ (حکیم دیوی داس فاتحہ)

جواب نمبر ۲۶۔ بادچ نام (سوہاگہ۔ فارسی تنکار) ہے۔

(غلام حسین ساکن سملال ڈاکخانہ بسالی۔ ضلع راولپنڈی)

جواب نمبر ۲۷۔ کشتہ قلعی تولہ۔ دارچینی تولہ۔ مصطگی رومی تولہ۔ خوراک ۲ سرخ تیر بہدف ہے۔ جریان۔ مذی۔ ودی۔ سرعت انزال۔ احتلام کو مفید ہے کشتہ قلعی۔ قلعی ۱ تولہ پترا کرکے تنکار ۶ ماشہ کو بقدر جاجست۔ حریل کی رس میں کھرل کرکے پترا مذکور پر ضماد کریں اور ایک سیر سوختہ جھاڑوں کی آگ دیں۔

لیکن اول الذکر منٹوں میں اپنا اثر دکھا دیتی ہیں۔ پس ضرورت کے ماتحت دوا منتخب کرنی چاہیے۔

افسوس کہ اس سے زیادہ لکھنے کی رسالہ میں گنجائش نہیں ہے۔ اس مضمون کی ہر ایک شق میں سخت اختصار سے کام لیا ہے ورنہ مضمون بہت ہی طویل ہے۔ ایسے سوالات مسلسل مضامین میں بہت روک ڈالتے ہیں۔ احمد الدین

ایضاً۔ سلول اور ضیق النفس والے مریض میں کثرت بلغم کیوں اور کس طرح سے ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نزلہ کے پیدائش کے اسباب کیا ہیں۔ اور کن کن اعضاء کی خرابی سے نزلہ جاری ہو جاتا ہے۔

جواب نمبر ۲۸۔ نزلہ زکام۔ سعال۔ ضیق النفس۔ ربو۔ ذات الریہ۔ سل۔ یہ تمام امراض غشاء مخاطی کی ہیں جو ناک کے اندر سے شروع ہو کر حلق سے گذرتی ہوئی ہوا کی بڑی اور چھوٹی چھوٹی بیشمار نالیوں میں بطور استر کے چلی جاتی ہے۔ اس غشاء کے جس حصہ میں سوزش و خراش پیدا ہوگی۔ اس حصہ کے افعال کے مطابق علامات تکلیف دہندہ ظاہر ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ مختصر طور پر ہم انکا بیان کرتے ہیں۔ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔

(۱) چھینکیں بکثرت اور ناک سے رقیق رطوبتوں کا سیلان ناک کی غشاء کے سوزشناک ہونے کی ایسی علامت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی سوزش پیدا ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ یعنی مرض کا ابتدائی ہے۔ لیکن چھینکوں کی کمی اور مواد سائلہ کی غلظت اس کے مزمن ہونے کی علامت ہے۔

(۲) کھانسی خشک یا پتلی سی جھاگ کا حلق سے نکلنا اور بار بار کھانسی کا اُٹھنا ابتدائی مرحلہ سوزش حلق کی علامت ہے۔ لیکن درمیانی کھانسی جو وقفہ وے دیکر پیدا ہو اور بلغم کا غلیظ نکلنا آخری اور مزمن ہونے کی علامت ہے۔

(۳) سانس کی تنگی اور بلغم غلیظ کا نکلنا ہوا کی بڑی نالیوں کی مزمن سوزش کی علامت ہے جس کو ربو کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۴) ضیق النفس باریک باریک ہوائی نالیوں کی سوزش کی علامت ہے۔ ذات الریہ میں سوزش سے بڑھ کر ورم ہو جاتا ہے۔ پس ورم کے لئے تپ کا ساتھ ہونا لازم ہے۔

ایضاً - قرنفل - دارچینی - عاقرقرحا - زعفران - افیون - جائفل - قرفہ - زنجبیل - مرچ سیاہ - ۲-۲ ماشہ - مشک خالص ایک ماشہ سب کو باریک پیس کر چھان لیں - اور ۳-۳ ماشہ کشتہ سیم وکشتہ مرجان ملاکر پان کے رس یا شہد میں بقدر دانہ نخود گولیاں بنالیں - اور خارجی علاج کے واسطے روغن زیتون ایک تولہ میں روغن جالگوٹہ ۳ ماشہ ملاکر صبح وشام مالش کرکے گرم پان باندھ لیا کریں - چند روز میں داخلی وخارجی تمام شکایات رفع ہونگی - انشاء اللہ (حکیم ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ صدر - نوشہرہ)

ایضاً - گولیاں منذر حمی ۲۴ بھی نہایت مفید ہیں [illegible] کی طرح تدابیر کے استعمال سے پرہیز رہنے یا کسی دوسرے سے قسامات بند ہو جائیں یا کبھی ماؤف ہو اور خون کو صاف نہ کرتا ہو یا جسم کی دیگر بڑی بڑی غدودیں اپنے افعال صفائی خون میں کمزور ہو جائیں ان کی علامات ان غدودوں کا اپنے حجم میں بڑھ جانا ہے - تو خون کی صفائی کے لئے طبیعت مدبرہ بدن کو غشاء مخاطی کا کام لینا پڑتا ہے - اور پھیپھڑوں میں خون زیادہ آنے لگتا ہے تاکہ صاف کیا جائے - پس اجتماع خون سے سوزش اور ورم کا ہونا ضروری ہے بشرطیکہ پھیپھڑہ پہلے ہی سے کمزور ہو اور اس بڑے کام کے بوجھ کو اٹھا نہ سکے -

(۲) باہر سے ایسی اشیاء کا ہوا کی نالیوں میں چلے جانا جس سے غشاء مخاطی میں بہ سبب غیر معتاد ہونے کے خراش وسوزش پیدا ہو جائے مثل گرد وغبار - سنگریزے وغیرہ وغیرہ کیونکہ ایسے موقعہ پر ایسی چیزوں کو محسوس کرتے ہی انکے دفعیہ کے لئے طبیعت زیادہ مقدار میں خون کو وہاں پہنچا دیتی ہے - جس سے رطوبت خارج ہو کر اس موذی چیز کو باہر کر دینے کا فعل بجالاتی ہے -

علاج - اگر خون کا اجتماع اور سوزش ہے یعنی ابتدائی درجہ ہے تو خون کو کسی اور طرف لیجا کر غشاء مخاطی سے کم کر دیا جائے مثلاً پسینہ دیکر یا جلاب دیکر یا بصورت اشد ضرورت کے فصد کرکے غشاء مخاطی کے التہاب کو کم کر دیا جائے - پھر ایسی اشیاء جو کہ غشاء مخاطی کی مسکن ہوں جیسے افیون - دھتورہ - اجوائن خراسانی - کافور وغیرہ دیکر تسکین پیدا کی جائے - نیز بہدانہ - اصل السوس - گاؤزبان - کتیرا اور ایسی دیگر ادویہ بھی تسکین غشاء کے لئے مفید چیزیں ہیں - مگر بطی الاثر ہیں - جو دنوں میں فائدہ کرتی ہیں

لیکن اول الذکر منشوں میں اپنا اثر دکھا دیتی ہیں۔ پس ضرورت کے ماتحت دوا منتخب کرنی چاہئے۔

افسوس کہ اس سے زیادہ لکھنے کی رسالہ میں گنجائش نہیں ہے۔ اس مضمون کی ہر ایک شق میں سخت اختصار سے کام لیا ہے ورنہ مضمون بہت ہی طویل ہے۔ ایسے سوالات مسلسل مضامین میں بہت روک ڈالتے ہیں۔ احمد الدین

ایضاً۔ مسلول اور ضیق النفس والے مریض میں کثرت بلغم کیوں اور کس طرح سے ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نزلہ کے پیدائش کے اسباب کیا ہیں۔ اور کن کن اعضاء کی خرابی سے نزلہ جاری ہو جاتا ہے۔

جواباً عرض ہے کہ نزلہ کی پیدائش اُن اعضاء سے ہے کہ جنکا تعلق بیرونی جلد یعنی مسامات اور معدہ اور دماغ غشا مخاطیہ وغیرہ وغیرہ جب مسامات جلدی سردی سے یا سرد ہوا گرد و غبار سے بند ہو کر تبخیر پیدا ہو جاتی ہے۔ یا یوں سمجھ لو کہ وہ بخارات جو مساموں سے خارج ہوتے ہیں۔ بند ہو کر معدہ میں جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو معدہ سے اُٹھکر دماغ کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ تو دماغ اُس موذی مادہ کے ہضم کو نہ قبول کر کے ناک اور حلق کی طرف دفع کرتا ہے۔ جسکو نزلہ وزکام کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ اگر وہ نزلہ پھیپھڑے پر گرنا شروع ہو جائے تو ضیق النفس وعسر النفس وسعال پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر اُس نزلی مادہ میں تیزی یعنی حدت تُرشی پن ہو تو پھیپھڑے میں زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو سل وقرحہ ریہ کہتے ہیں۔ تو لامحالا پھیپھڑا اپنے فعل میں کوتاہی کرنے لگ جاتا ہے۔ غشا مخاطیہ کا فعل تیز ہو کر رقیق اور سفید سفید رطوبت کا اخراج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس کو آپ نے بلغم اقرار دیا ہے۔ یہ بارہا مذکور ہو چکا ہے کہ صرف بدن میں ایک ہی خلط خون ہے۔ بلغم اور صفرا اور سودا کا فضول جھگڑا ہے۔ یہ سب خلط خون ہی کے فضلے ہیں۔ جو خون بننے کے وقت پیدا ہوتی ہیں۔ اسکا شافی علاج ابتداء میں مسامات کا کھولنا نہایت موثر ہے۔ اگر مرض کو دس بارہ یوم گذر گئے ہوں اور دن بدن مرض ترقی میں ہو تو مادہ کا اخراج سفوف مبارک وغیرہ سے کرنا نہایت مفید ہے۔ اگر غشا مخاطیہ کا فعل تیز ہو گیا ہو۔ کھانسی کی شدت زیادہ ہو کر رقیق رقیق رطوبت اخراج

پار ہی ہو تو اُس وقت حب سیکران نہایت سریع التاثیر ہے استعمال کریں۔ اگر مادہ زیادہ غلیظ ہو کر عُسر النفس ضیق النفس وغیرہ پیدا ہو گئے ہوں تو حب عنصل یا کشتہ قرن الایل وغیرہ استعمال فرماویں نہایت مفید ہے۔ (حکیم دیوید اس واہگہ ضلع لاہور)

جواب نمبر ۲۹۔ نیلہ۔ پارہ۔ مروارسنگ۔ گندھک آملہ سار۔ سیاہ مرچ۔ سوہاگہ۔ کمیلا۔ پہلے سیماب۔ گندھک۔ آملہ سار ہر سہ اجزاء کی کجلی کریں۔ بعد تمام اجزاء ملا کر باریک سُرمہ کریں۔ اور احتیاط سے رکھ دیویں۔ مکھن ۱۰۱ پانی کا دھویا ہوا لیکر اُس کے ہموزن دوائی مذکور ملا کر خوب کھرل کیا جاوے۔ علاوہ خارش خصیتین کے چنبل کو بھی آرام دیگا۔ لیکن تین دن تک پانی نہ لگاوے۔

غلام حسین ساکن سملاں ڈاکخانہ بسالی ضلع راولپنڈی)

ایضاً۔ خارش خصیتین کے لئے بہتر علاج یہ ہے کہ روزانہ دونوں وقت نیم کے صابن سے دھو کر مرہم کافوری لگائیں۔ (حکیم ڈاکٹر سید عبد اللہ شاہ)

جواب نمبر ۳۰۔ حکیم مولوی عبد العزیز صاحب نے توجہ نہیں دی۔ شائد کیا وجہ ہے انکو چاہئے کہ سائل کی تسلی کریں۔ میرے خیال میں ڈائیلوٹ ہوگا ورنہ گندھک کا تیزاب سخت چیز ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۳۱۔ ایسے نسخہ جات اکثر دیکھنے اور سُننے میں آتے ہیں جسمیں سم الفار یا جمالگوٹہ وغیرہ اجزاء ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ مینے ایسے کسی نسخہ کا بھی تجربہ کر کے نہیں دیکھا۔ اس واسطے میں کوئی نسخہ سنا سنایا لکھنا معیوب خیال کرتا ہوں۔ لیکن اور کسی صاحب نے اس سوال کے جواب کی طرف بالکل توجہ نہیں کی۔ اگر کسی دوست نے کسی ایسے نسخہ کا تجربہ کیا ہو تو ضرور مطلع فرمائیں تاکید ہے۔ خصوصاً جناب حکیم غلام حسین صاحب سملاں والے اس طرف ضرور توجہ کریں۔ کیونکہ غالباً انہیں یہ نسخہ یاد ہوگا۔ مدیر

جواب نمبر ۳۲۔ آپ اکسیر اعظم ملاحظہ فرمائیں۔ اسقدر طویل جوابوں کے اس مختصر سے رسالہ میں کہاں گنجائش ہے۔ خود بھی اس امر کا خیال کرنا چاہئے۔

(حکیم ڈاکٹر سید عبد اللہ شاہ)

ایضاً۔ سل اور دق کے اسباب و علامات و علاج آجتک مکمل اور صحیح طور پر

کسی طریق علاج میں مندرج نہیں ہیں بلکہ بہت سی فضول اور بلا تحقیق باتیں مندرج ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک ان امراض کے متعلق کوئی علاج کارگر اور یقینی مفید ثابت نہیں ہوا۔ گویا یہ امراض ابھی تک زیر تجسس اور زیر تحقیقات ہیں۔ البتہ ایک دو نکتے لکھتا ہوں شائد کہ آپکو مفید ہو جائیں۔

(۱) مرض سل دو قسم پر ہے اول جو ورم ریہ کے پھٹنے سے پیدا ہو۔ دوم جو مرض خنازیر کی وجہ پھیپھڑہ کی غدودوں کے ماؤف ہو جانے سے پیدا ہو۔ سو پہلی قسم میں عموماً علاج کا موقعہ نہیں ملتا۔ کیونکہ پہلے ہی مریض بہ سبب ذات الریہ کے کمزور ہو چکا ہوا ہوتا ہے۔ پھر ورم پھٹنے پر جلدی مر جاتا ہے۔ ہاں دوسری قسم چونکہ مزمن ہوتی ہے۔ اس واسطے خنازیر کا علاج کرنے کے بعد اکثر صحت کی امید ہو سکتی ہے۔

(۲) دق کی بہت سی اقسام ہے۔ اس کی ماہیت یہ ہے کہ جب اندرونی اعضاء میں سے کسی معتبر عضو میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور پھر وہ پیپ بجائے خارج ہونے کے خون میں جذب ہو جاتی ہے۔ تو تپ دق پیدا ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ پیپ پھیپھڑہ کی غشاء مخاطی میں پیدا ہو خواہ سل اور خنازیر یعنی غدد میں ہو خواہ جگر میں دنبل ہونے سے واقع ہو۔ خواہ رحم میں پیدا ہو وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے دنبل جگر والے مریضوں کا میں نے علاج کیا ہے جس میں سے اکثر کو صحت ہو گئی ہے۔ خنازیری دق والے بھی چند بیمار میرے زیر علاج ہوئے ہیں۔ اور اکثر سب کو بہت سا فائدہ بھی ہوا ہے۔ یعنی بخار وغیرہ دور ہو گیا ہے۔ اور مریض کسیقدر جسیم بھی ہو گئے ہیں۔ لیکن بعد میں چھ ماہ یا سال کے بعد پھر مرض عود کر آئی ہے۔ جس سے ثابت ہو گیا کہ اسکا علاج بظاہر صحت ہو جانے کے بعد بھی معقول عرصہ تک جاری رہنا چاہئے۔

یہ مضمون تو ایسا ہے کہ اسپر بہت کچھ تفصیل سے لکھا جانا ضروری ہے۔ مگر کیا کیا جائے رسالہ ایسے مضامین کا متحمل نہیں ہو سکتا اور ناچار مسلسل مضامین کو کم کرنا پڑتا ہے اور پھر خریداران و ممبران انجمن تقاضا کرتے ہیں کہ مسلسل مضامین کیوں کم کئے جاتے ہیں۔ خصوصاً ایسے سوالات کرنے والے احباب ہی پھر معترض ہو جاتے ہیں۔ یہ نہایت ہی تعجب کا مقام ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۳۳ - جگر کی تمام مرضوں میں کم و بیش زردی و رنگ نمودار ہو جاتی

ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ جگر کا کام صفرا پیدا کر کے مرارہ (پتہ) کو دینا ہے۔ سو اگر جگر اپنے فعل میں کمزور ہو جائے تو یا تو صفراء خون سے جذب ہی نہ کریگا اور یا جذب کر لیگا - تو ایسی حالت میں کہ اسکو مرارہ قبول نہ کریگا - اور وہ صفرا پھر خون میں مل جائیگی۔ جس سبب سے خون میں صفرا مل جائیگا۔ تو لامحالہ خون زرد رنگ ہو جائیگا۔ اور جلد خصوصاً بسترہ میں زردی نمایاں طور پر مشاہدہ میں آئیگی - مدیر

ایضاً۔ اس سوال کا جواب بھی آپ کو اکسیر اعظم میں ملیگا۔

حکیم ڈاکٹر سید عبد اللہ شاہ

جواب نمبر ۳۴ - ایک طرف تو آپ خود اتنے طویل سوالات کرتے ہیں - اور دوسری طرف یہ اعتراض ہے کہ مسلسل مضامین مختصر شائع ہوتے ہیں۔ چالیس صفحہ کے رسالہ میں کیا کیا درج ہو سکتا ہے - مدیر

ایضاً - مجھے خود محسوس ہو رہا ہے کہ مسلسل مضامین کم شائع ہو رہے ہیں مگر کیا کروں کہ رسالہ تمام ضروری مضامین کا متحمل نہیں ہو سکتا - بتیس صفحہ کا رسالہ تھا انہیں مسلسل مضامین کی وجہ سے چالیس صفحہ کا کیا گیا - مگر پھر بھی وہی حال ہے بعض وقت تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ مسلسل مضامین بجائے دو دو چار چار صفحہ رکھنے کے بالکل ہی چھوڑ دیا جائے - اور رسالہ کا کام کسی ملازم کے ذریعہ سے چلایا جائے - اور خود صرف تصنیف کی طرف متوجہ ہو جاؤں - لیکن افسوس کہ ایک طرف تو مالی حالت ملازم رکھنے کی اجازت نہیں دیتی اور دوسری طرف یہ بھی خیال ہے کہ کتاب کے مکمل ہو کر شائع ہونے تک جسقدر تھوڑی تھوڑی اشاعت ہو رہی ہے اس سے بھی ممبران محروم نہ رہیں - کیونکہ انہم غنیمت است والا حساب ہے - کوئی نہ کوئی بات تو ممبران تک نئی پہنچ ہی جاتی ہے - اور سچ پوچھئے تو میری طرف سے ان مسلسل مضامین کے سلسلہ سوال و جواب میں بھی ہر رسالہ میں بہت کچھ نئی معلومات پہنچ ہی جاتی ہیں پھر مذاکرہ علمیہ کے عنوان کے ماتحت بھی کچھ نہ کچھ ضرمت کر ہی رہا ہوں - بالآخر میری طبیعت تو یہی فیصلہ کر کے خاموش ہو جاتی ہے کہ جسقدر اب ہو رہا ہے اسکو غنیمت

سمجھنا چاہئے جب رسالہ کی اشاعت مستقل ہو جائیگی کہ اپنا بار آپ اُٹھالے۔ اس وقت میں صرف تصنیف کی طرف لگ جاؤنگا۔ کل امرِ مرھون باوقاتھا بھی صحیح ہے۔ میرے دوستوں کو کچھ میری حالت پر بھی رحم کرنا چاہئے۔ آخر آپ جانتے ہیں کہ میں تن تنہا اس بہت بڑے کام کو اُٹھائے ہوئے چلا رہا ہوں۔ ایک طرف تو تحقیقات علمی میں انہماک دوسری طرف علم الادویہ کے تجربات کا جھمیلہ۔ تیسرے رسالہ کی مصروفیتیں۔ چوتھے خطوط نویسی نے ناک میں دم کر رکھا ہے۔ امور خانگی اور امور مذہبی کی مصروفیتیں الگ وقت لیتی ہیں۔ کئی دوست زبانی کئی مسائل طبیہ حل کراتے ہیں۔ آخر میں بھی انسان ہوں۔ اور آمد کا یہ حال ہے کہ ان مصروفیتوں کی وجہ سے مطب بھی دلجمعی سے نہیں کر سکتا۔ بیرونجات میں مریضوں کو دیکھنے نہیں جا سکتا بلکہ بعض اوقات جب محو مضامین و تحقیقات ہوتا ہوں تو پڑوس کے مریضوں کی بھی خبر گیری نہیں کر سکتا۔ اس واسطے مطب کی آمد بھی بہت کم ہو جانا لازمی ہے رسالہ ہے تو وہ کچھ گرہ سے لیتا ہے۔ یہ بھی شکر ہے کہ ممبران انجمن سے قیمت زیادہ آگئی ہے، شائد امسال خسارہ نہ ہو یا کم ہو۔ مگر بعض ممبران اس ایزادی قیمت پر بھی معترض ہیں۔ اور بعض نرمی سے کم قیمت پیش کرتے ہیں۔ اب کیا کیا جائے۔ میں تو ان سب تکلیفوں پر صبر اور استقلال سے کام کئے جا رہا ہوں۔ آج مجبوراً کچھ لکھنا پڑا ہے۔ لیکن پھر بھی میں اپنے دوستوں سے معافی کا خواستگار ہوں۔ مگر اسقدر کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ مجھے کچھ کہنے کی بجائے اشاعت رسالہ کی توسیع کی تدابیر سوچیں اور کوشش کریں یہ آپکا خادم آپ سے زیادہ اس کام کو جلدی مکمل کرنے کا خواہشمند ہے اگر یہ کام ادھورا رہا تو میری روح بھی افسوس کرتی ہوئی جسم سے جدا ہوگی۔ اب زیادہ کیا لکھوں آپ دانا ہیں۔ فقط احمد الدین

جواب نمبر ۳۵۔ اگرچہ آپ کی اس تشریح سے پورے طور پر علامات کا پتہ نہیں ملا۔ کیونکہ آپ نے ابتدائی علامات نہیں لکھی ہیں۔ چنانچہ پہلے ہی مکھیاں اُڑانے کا ذکر ہے۔ حالانکہ یہ علامات یشر غش کی ہیں۔ جو کہ اگر بہت جلد بھی نمودار ہوں تو بخار سے دوسرے تیسرے دن پیدا ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ درد کمر وغیرہ پہلے ہی دن

ظاہر ہو جاتی ہیں۔ دوسرے آپنے تحریر فرمایا ہے کہ نبض بطی ہوتی ہے۔ اور ٹھنڈی بخار کا لفظ بھی چاہتا ہے کہ نبض کمزور ہو اور ظاہر بدن بھی سردی پر ہو یعنی بہت گرم عام تپوں کی طرح کا نہ ہو۔ مگر پھر آپ کا یہ لکھنا کہ یہ تپ ایک سخت قسم کا محرقہ تپ ہوتا ہے۔ آپ کے بیان میں ایک تناقض پیدا کر دیتا ہے۔ اس واسطے مکمل تشخیص میں مجھے تردد میں رکھتا ہے۔ مگر تاہم اپنی معلومات اور گذشتہ واقعات اور مشاہدات کی بنا پر اسقدر لکھدیتا ہوں۔ کہ بعض تپ جب سوتدیری سے لمبے ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ تو اکثر یہ علامات پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ خصوصاً مبارکی کا بروز یعنی چھاتی وغیرہ پر چھوٹے چھوٹے دانوں کا نکلنا وغیرہ ایسی حالت میں بخار میں تیزی زیادہ بھڑک اور حرارت ہوتی ہے۔ اور نہ ہی نبض زیادہ سریع مگر مریض اپنے اندر گرمی کافی محسوس کرتا ہے اور بالآخر دست بھی لگ جاتے ہیں۔ بعض کو تھوڑی کھانسی بھی ہوتی ہے۔ پسینہ دینے سے بیمار زیادہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور بخار بھی نہیں ٹوٹتا مگر یہ حالت کسی خاص بخار میں نہیں بلکہ ہر ایک میں ہو سکتی ہے۔ بہت سے جگہ کے مریضوں میں بھی میں نے مشاہدہ کیا ہے۔ اور چند عورتوں کا بھی مشاہدہ کیا ہے۔ جن کو ورم رحم کی وجہ سے بخار تھا جسکو سوتک کا بخار کہا جاتا ہے میں نے ایسے بخاروں میں سفوف سمی ۳ بہت مفید پایا ہے۔ خصوصاً جن مریضوں کو دست بھی جاری ہو چکے ہوں۔ اکسیر کی طرح سے صحت بخشتا ہے۔ لیکن دستوں کے شروع ہونے سے پہلے ایک ویدک نسخہ میرے تجربہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ جو یہ ہے۔ اصل السوس ۹ ماشہ۔ گلو ۹ ماشہ۔ منقےٰ ۲ تولہ۔ فلفل دراز ۲ ماشہ اسکا مطبوخ بنا کر صبح و شام پلائیں۔ مدیر

جواب نمبر ۳۶ - کروٹن آئل ولایتی یعنے روغن جمالگوٹہ ایک قطرہ چینی میں ڈال کر کھانے سے کافی دست آجاتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر سید عبداللہ شاہ)

ایضاً - کا جواب ہمارے مجربات اسی رسالہ مارچ میں جو شائع ہیں ملاحظہ ہو

غلام حسین ساکن سملال ڈاکخانہ بسالی۔ ضلع راولپنڈی

استفسارات

سوال ۳۷ - ایک مریض جو خیزش اور انتشار ..... کے لئے نالاں اور دست تاسف مالان زیر علاج ایں خادم الاطباء ہے۔ طلا اور کچلہ مدبر لحم الفار و مروارید ناسفتہ وکشتہ فولاد سے علاج کیا گیا۔ اور دیگر معجون لبوب وغیرہ سے بھی مگر ہیچ فائدہ ندارد۔ جسم تندرست اور مزاج بصحت عمر ۲۲ سال نوخیز مجسم بخون مصفّٰے واللہ اعلم کس باعث سے خیزش میں کمی واقع ہے۔ للہ آپ صاحبان سرخرو کریں اور مریض صحت یاب ہو کر تلوم زیست دعاگو رہیگا۔ اور علاوہ ازیں عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہونگے

یکے از زمرہ خریداران رسالہ تبصرۃ الاطباء

سوال نمبر ۳۸ - مرض چھپاکی کیا ہے تشریح فرمادیں۔ "

سوال نمبر ۳۹ - ایک عورت جوان رنگ گندمی کو دو سال سے کھانسی ہے۔ بلغم خارج نہیں ہوتی ہے۔ پہلے اس کا علاج ایک صاحب نے شربت اعجاز حریرہ خشخاش وغیرہ وغیرہ سے کیا۔ مگر کوئی آرام نہ ہوا۔ آخر میرے پاس آئی۔ میں نے یہ معلوم کر کے فعل غشا مخاطی سست ہے۔ حب منصل دینی شروع کی۔ مریضہ نے پہلے دوسرے دن کھانسی کی شکایت زیادہ ہونے کی کی۔ مگر تیسرے دن کچھ پانی اور قدرے بلغم آنی بتلائی۔ چوتھے پانچویں دن قدرے آرام۔ مگر ایک دن حب سلارس دی گئی جس سے کھانسی دوبارہ زیادہ ہو گئی۔ دوبارہ حب منصل دینی شروع مگر مریضہ کا دل دوائی سے اکتا گیا ہے۔ اب وہ گولیاں نہیں کھاتی۔ اب کیا کیا جاوے۔ حکیم محمد حسن چشتی نوکھر

سوال نمبر ۴۰ - رسالہ تبصرۃ الاطبا ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء جواب سوال ۱۰ نہیں ہوتا۔ اگر حکیم صاحب اصل سوال کی طرف رجوع کرتے اور اسکو موشگافیاں کہکر نہ ٹالتے کیونکہ یہ حکمت کے اصول سے دور ہے۔ اور اگر بجنسہ زمانہ سلف کے حکما بھی۔ ہر ایک سوال کو اسی طرح ہی ٹال کر بستہ فراموشی میں باندھ کر بالائے طاق رکھ دیتے۔ تو میں یقین واثق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ عطیہ حکمت کا جس سے آپ اب مزین نظر آرہے ہیں۔ ہرگز ہرگز نہ پہنچتا۔ حکیم صاحب میں ذاتیات پر اترنا نہیں چاہتا۔ مگر آپ پر واضح ہونا چاہیئے۔ کہ

حکمت اور عقل ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں تاکہ مذہب کی مانند۔ کہ جس میں عقل کو دخل نہیں اور جہاں تک قیاسی کام کرتا ہے۔ حکمت موشگافیوں کے نتیجہ کے سوائے اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اور اب میں ان میں سے چند ایک موشگافیاں۔ مُشتے نمونہ از خروارے کے طور آپکے پیش کرتا ہوں۔ اور ہو وہذا۔

(۱) پہلی موشگافی تووت (ہوا) پت (صفرا) کف (بلغم) کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ چاہئے تھی۔ جو حکمت کے موجد کے دل میں کسی نا معلوم وقت میں پیدا ہوا ہوگا۔ اور اگر وہ دانا بارسر کا استاد اسکو موشگافی ہی تصور کرکے چھوڑ دیتے۔ تو آج حکمت ہی ناپید ہوتی۔

(۲) دوسری موشگافی شریانوں کی گنتی اور ان کی جائے قیام کا معلوم کرنا وغیرہ کہ جس کے بغیر حکمت ادھوری ہے۔

(۳) تیسری موشگافی نباتات کی تاثیرات کی دریافت وغیرہ کے جن کے بغیر حکمت ناکام ہے۔

(۴) چوتھی موشگافی کیمیائی مرکبات کے تجربات ہیں۔ کہ جو حکمت کا جزو اعظم ہیں۔ اور بہت سی مثالیں بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر طوالت مضمون کے خوف سے گریز کرتا ہوں۔

ممکن ہو سکتا ہے کہ ان سب کے یا حکمت کے موجدوں کو انکے ہمعصر خبطی ہی کہکر پکارتے ہوں۔ مگر اصلاً ایسا نہ ہوا۔ وہ دانا ایسا راستہ بنا گئے۔ مگر جو اب سب کا راہبر اور رہبتوں کا زوری انسان ہے۔ یہ بھی ہی اُسی طرح۔

ممکن ہے اگر میرا سوال آپ کو اب موشگافی نظر آتا ہے۔ تو آئندہ زمانہ میں اسکا عقدہ حل ہو جاوے۔ یا اب بھی اور بہت سے حکماء الہند کو یہ خوش خاطر ہو۔ اور وہ اسپر ضرور روشنی ڈالیں۔ کیونکہ یہ قرین قیاس سے یہ دور معلوم ہوتا ہے۔ کہ زمانہ ماضی کے حکمانے اسپر طبع آزمائی نہ کی ہو۔ مولوی وید گڑھ ہری سنگھ۔ امرتسر

سوال نمبر ۴۱۔ ایک لڑکا قریباً تین سال کا ہوگا جسکو مندرجہ ذیل عوارضات ہیں۔ حکیم صاحب مدیر رسالہ اس مرض کے علاج شافی سے مطلع کریں۔ اور دیگر

ناظرین رسالہ حکیم لوگ اس مرض کے بارہ میں تعین مرض سے آگاہی بخشیں۔

بخار قریبًا ۲۰ روز سے ہے۔ سویرے طبیعت بحال ہوتی ہے۔ شام کے وقت بخار چڑھتا ہے۔ لیکن بخار کے چڑھنے کا پتہ نبض سے بالکل نہیں لگتا۔ نبض ہر وقت کمزور اور بطی رہتی ہے۔ جسم کو ہاتھ لگانے سے بخار محسوس ہوتا ہے۔ ورنہ نبض میں بخار چنداں معلوم نہیں ہوتا۔ اطراف گھٹنے سے لیکر پاؤں تک اور ہاتھ کوہنیوں سے لیکر ہتھیلی تک سرد اور ٹھنڈے رہتے ہیں۔ پیٹ اور سر بہت گرم ہوتے ہیں۔ کھانسی بھی ساتھ ہے۔ کبھی کبھی نکسیر بھی آجاتی ہے۔ پیشاب کرتے وقت سرخ ہوتا ہے تھوڑی دیر رکھنے کے بعد سفید اور گاڑھا مثل پیشاب گدھے اور گھوڑے کے ہو جاتا ہے۔ مُنہ میں آبلے اور چھوٹے چھوٹے دانے نکل آئے ہیں۔ یعنے تمام دہن میں سفید سفید دانے نکل آئے ہیں۔ دن کے وقت قدرے آرام رہتا ہے۔ رات کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ناک نوچتا رہتا ہے۔ گلے اور پیڑو پر خشخاش موافق دانے نکل آئے ہیں۔ مزاج بہت بد اور غصہ ور ہوگیا ہے۔ ذرا سی بات سے ناراض ہوکر رونا شروع کردیتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ مجھے بھوک لگی ہے۔ انڈے پکاؤ جب انڈے پکاکر سامنے لاتے ہیں کہتا ہے انڈے نہیں چاہئے۔ چاول پکادو غرضیکہ کھاتا کچھ نہیں۔ محض مُنہ سے لگاکر تھوک کر کہتا ہے یہ نہیں چاہئے۔ ڈبل روٹی چاہئے۔ پھر کہتا ہے پتاشے چاہئے۔ اگر اسکا کہا نہ مانا جائے تو زمین پر لیٹتا اور رونا شروع کردیتا ہے۔ اور غصہ سے لال ہو جاتا ہے۔ اور بوقت غصہ اس کے سر پر پسینہ خاصکر پیشانی پر بہت آجاتا ہے۔ غرضیکہ عجب حالت ہے۔ ماں باپ تنگ آگئے ہیں۔ بہت لاغر اور کمزور ہوگیا ہے۔ کھاتا پیتا کچھ نہیں، محض جھگڑا ہی جھگڑا کرتا اور اپنا کہا منوائے بغیر نہیں رہتا۔ دوا وغیرہ سے سخت نفرت ہے۔ اگر بزور کوئی دوائی مُنہ میں ڈالی جائے تو اُلٹی کرکے نکال دیتا ہے۔ اس بخار کی پیدائش یعنے ابتدا جس عضو سے ہوتی ہے۔ پتہ کچھ نہیں چلتا۔ خفیہ خفیہ بدن میں حرارت قائم ہو جاتی ہے۔ نبض میں بخار معلوم نہیں ہوتا۔ دماغ اور جگر کی خرابی اس معالجہ کے خیال میں آتی ہے۔ کیونکہ پیشاب اسکا جگر کی حالت ہزال کا شاہد

حال ہے۔ ایسے پیشاب کا آنا کس سبب سے ہے۔ غور طلب امر یہی ہے اور اسکا علاج کیا ہے۔ (حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ)

سوال نمبر ۴۲۔ ہومیوپیتھک کی بابت حکیم صاحب آپکا کیا خیال ہے کہ جو دوائی زیادہ مقدار میں دینے سے جو جو علامات پیدا کرتی ہے۔ وہی دوائی قلیل مقدار میں استعمال کرنے سے اُسی طرح کی پیدا شدہ علامات والی بیماری میں کیوں مفید ہوتی ہے۔ اس میں کیا راز ہے۔ اگر فٹ ایکشن اور سکنڈری ایکشن والا سبب اور راز ہے تو بھی مطلع کریں اور اگر کوئی اور راز ہے۔ تو بھی اس بارہ میں اپنی رائے ظاہر فرما دیں۔ کہ ہومیوپیتھک کس حد تک درست ہے۔

سوال نمبر ۴۳۔ قاضی صاحب محمد غوث آف گولڑہ شریف کو واضح ہو کہ نسخہ جیوب دافع حمیات ہر قسم میں وزن بیخ دھاتورہ چٹ ہے۔ اور تیز پارہ دگزدھک اور بچھناگ وغیرہ کے ساتھ مدبر و مصفےٰ وغیرہ کی شرط نہیں لگائی گئی۔ کیا بغیر مدبر ڈالے جاویں۔ ضرور ہر ایک امر کی توضیح کر دیویں۔

سوال نمبر ۴۴۔ کشتہ سم الفار جو کہ جناب حکیم غلام حسین صاحب سملال نے عنب الثعلب اور پھٹکڑی والا برائے آتشک درج رسالہ کیا تھا۔ اسکو میں نے تیار کرنا چاہا لیکن سم الفار بالکل اڑ گیا۔ اور ایک رتی تک بھی نہ بچا۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ حالانکہ میں نے بہت احتیاط اور مطابق ہدایات کے پوری طرح عمل کیا تھا۔ حتےٰ کہ آگ بھی ترازو پر وزن کر کے دی گئی تھی۔ امید ہے اسکا جواب ایڈیٹر صاحب یا حکیم غلام حسین صاحب مرحمت فرماویں گے۔ گنگارام حکیم از سرائے اسدجو

سوال نمبر ۴۵۔ سرعت انزال کیا مرض ہے۔ اسکا باعث بروئے طب جدید اور علاج کافی درج رسالہ فرمایا جاوے۔ جے رام آنند از کیرت پور

سوال نمبر ۴۶۔ کوئی صاحب درد شقیقہ کا مجرب علاج تحریر فرماویں۔ یوں تو قرابادینوں اور کتابوں میں ہزاروں نسخے ہیں۔ مگر موقع پر کلی اور فوری کام آنے والا کوئی نہیں سوائے امرت دھارا یعنے کافور ست پودینہ و اجوائن کے مرکب سے آرام تو جلد آجاتا ہے۔ مگر ہمیشہ کے لئے دورہ کو بند کرنے والی بھی نہیں ہے۔ حکیم عنایت اللہ مدرس دواخانہ کلاں

سوال نمبر ۴۷ - بواسیر کے مسہ قطع کرنے کے واسطے آپکو مجرب الجرب نسخہ معلوم ہو۔ تو عنایت فرماویں۔ ایسا نسخہ ہو کہ تکلیف نہ ہو اور مسے بھی ساقط ہو جاویں۔ آپکا احسان بلند ہوگا۔ محمد حبیب الرحمٰن خادم حکماء

سوال نمبر ۴۸ - حمل کے ہو جانے کے واسطے کوئی نسخہ معلوم ہو تو ممنون فرماویں۔ تب بندہ آپ کی طب جدید کی ایجادگی کا قائل ہوگا۔ ورنہ ویسے تتر بتر ہے۔

تحقیقات و تجربات

مجرّبات

منجانب جناب حکیم غلام حسین صاحب ساکن سملال ضلع راولپنڈی

(۱) کشتہ سم الفار برادر مسہل بہت عجیب مخفی حکمت ظاہر کیتی راضی ہن طبیب جلاب نہایت عجیب و غریب۔ جسکا ہر ایک طبیب سابق ہے۔ سنکھیہ سفید ۱ حصہ جمال گوٹہ ۱ حصہ۔ زنک سفید یعنے (گھونگچی سفید) ۱ حصہ ہر سہ کو دو روز تک شیرواَ میں ایک دن اور شیر زقوم میں دو دن سحق کریں۔ یہ تمام دوائی مانند موم کے ہو جاویگی کھرل شدہ ادویات کو دو پیالہ گلی میں رکھ کر حسب دستور جوہر اُڑاویں۔ بروقت ضرورت ایک تنکہ اجوائن میں ملاکر کھلائیں۔ اور تھوڑی دیر کے بعد شربت کھانڈ کا پلاویں۔ خوب جلاب ہونگے۔ بند کرنے کے واسطے چھاچھ یا شیرواَب ملاکر پلاویں دست بند ہونگے۔ مریض سل اور افیونی کو ہرگز نہ دیں۔ ضرر کا احتمال ہے۔

(۲) ایضاً۔ سنکھیہ سفید ۱ تولہ۔ نوشادر ۱ تولہ۔ جمال گوٹہ ۱ تولہ ہر سہ کو ۱۰ تولہ شیر زقوم میں کھرل کر کے بدستور مصروف جوہر اڑائیں۔ کھلانے کی ترکیب مثل رجہ بالا

(۳) ایضاً۔ دو تین تولہ سم الفار سفید منگا کر پہلے خوب باریک کیا جاوے بعد دو دن تک شیر زقوم میں ایک دن دودھ مدار میں کھرل کریں۔ چوتھے دن سہ سن بوٹی کے اس سے کھرل کریں۔ بعد دو چند سم الفار سے جمال گوٹہ ملاکر دو ساعت کھرل کر کے

دو پیالہ گلی میں حسب دستور جوہر اُڑائیں۔ ایک تنکا کھانڈ یا اجوائن کے اندر دیوے۔

(۴) ایضاً۔ منکھیہ سفید دو تولہ۔ سیماب اتولہ دونوں کو شیرز قوم میں چار پہر تک حل کریں۔ جب خشک ہو جاوے۔ تو بُخنہ شیشی لیکر اُس میں داخل کریں۔ اور خوب شیشی کا مُنہ بند کریں۔ اور کپڑا مٹی کر کے سُکھائیں۔ اور ایک ہانڈی میں ریت بھر کر درمیان شیشی رکھیں۔ اور نیچے دو چوبی آتش جلاویں۔ پھر ہانڈی کو سرد کریں۔ جو جوہر شیشی کے گلے میں چمٹے ہوں۔ اُنکو پھر دوبارہ کھرل کریں۔ اسی طرح تین بار اوڑا کر جوہر شیشی سے اوتار لیں۔ اور پیسکر شیشی میں احتیاط سے رکھیں۔ ایک ایک مکھ (تنکا) اجوائن پتاشہ یا مصری میں کھلائیں نہایت مجرب ہے۔

باطن دا ایہہ راز نہ پچھانی مرشد باجھ نہ آر
بن اُستادوں بھیت نہ لبھے طعنہ کرن دواء

منجانب جناب حکیم شیخ غلام محمود صاحب آف راولپنڈی، کارکن ممبر انجمن خادم الحکمت

قبل ازیں کہ میں اپنے چند خاص مجربات حوالہ قلم کروں۔ ذیل کے کتابی نسخہ جات کی تصدیق کرنا مناسب خیال کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ناظرین انکو بھی مجربات سے کم نہ سمجھینگے۔

ا۔ ان ادویہ کے نسخہ جات قرابادین اعظم۔ قادری۔ لطفی۔ ذکائی۔ شفائی اور دیگر بہت سی قرابادینوں میں درج ہیں۔ بہت ہی فائدہ کی چیزیں ہیں۔ اگر موقعہ و محل دیکھکر استعمال کی جائیں۔ تو ضرور اپنا مفید اثر دکھاتی ہیں۔ میرے مطب میں ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ اور ان ہی کو ہمیشہ استعمال کرتا ہوں۔

(۱) حب شفاء (۲) حب سلارس (۳) حب تنکار (۴) حب اذراتی (۵) اطریفل زرد (۶) اطریفل کشتیر (۷) معجون سیر (۸) معجون خیار شنبر (۹) معجون فلاسفہ (۱۰) معجون آملہ (۱۱) جوارش جالینوس (۱۲) لعوق سپستان (۱۳) خمیرہ گاؤزبان عنبری وغیرہ۔

ب۔ یہ اُن عشرہ نسخوں میں سے ہیں۔ جو ہدیتہ الاطباء میں منجانب بانی انجمن خادم الحکمت درج کئے گئے ہیں۔ میں نے بارہا آزمایا اور بالکل درج و صحیح پایا۔ بلکہ میرے

مطلب میں کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) حب منقی (۲) سفوف مبارک (۳) سفوف مفرح (۴) حب سیکران (۵) حب عنصل (۶) سفوف مدر (۷) محلل اعظم (۸) روغن دفلی۔

ج۔ یہ وہ نسخہ جات ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً مجھکو جناب مکرم و محترم حکیم احمد الدین صاحب بانی انجمن سے حاصل ہوئے۔ اور گذشتہ چند برس سے استعمال کر رہا ہوں۔ اگرچہ ان میں سے بعض اب رسالہ تبصرۃ الاطبار میں شائع ہو رہے ہیں۔ ان کی جسقدر تعریف کی جاوے کم ہے۔

(۱) سفوف سمیہ (۲) سفوف بیشی (۳) اکسیر شفاء (۴) اکسیر جگر (۵) شربت زیابیطس ناظرین کو واضح ہو کہ میں نے اپنی تحریر میں ہرگز مبالغہ سے کام نہیں لیا۔ اور نہ ہی تعریف و توصیف کے تومار باندھے ہیں۔ بلکہ جو سادہ الفاظ لکھے گئے ہیں۔ وہ بالکل معقولیت و صداقت پر مبنی ہیں۔ انشاء اللہ پھر کسی وقت اپنے مجربات خصوصی بھی ہدیہ ناظرین کرونگا۔

مجربات

منجانب جناب حکیم محمد حیات صاحب ساکن چوہالہ ضلع جموں

نسخہ مجرب المجرب جو وجع مفاصل و نقرس وغیرہ امراض بلغمی کے بیماران کے لئے تیر بہدف ہے۔ جس سے بیمار کو مثل اینٹی فیورین کے پسینا از صد آتا ہے۔ اور وہ شفایاب ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے بلغمی بخار اور ہر قسم کے درد بلغمی کو فائدہ ہو جاتا ہے۔

نسخہ یہ ہے۔ تر نفل ایکتولہ ۶ ماشہ باریک کوٹ کر سفوف بنایا جاوے اور ہموزن اس کے شکر تری اُس سفوف میں ملا کر بیمار کو کسی اونچی جگہ پیڑہ پر بٹھایا جاوے۔ اور وہ پیڑہ اوکھلی پر ہونا چاہئے۔ اوکھلی جس میں چاول وغیرہ غلہ کوٹ کر صاف کیا جاتا ہے۔ اور اوکھلی نہ ہو تو زمین ایک بالشت عمق گڑھا کھود کر اُس میں کوئلے سُلگائیں اور اوپر اُن کوئلوں کے سفوف تر نفل و شکر تری کا مرکب کیا ہوا ڈالیں۔ مریض پارچہ کلاں مثل پٹو وغیرہ کے جسم پر اوڑھ کر اوکھلی یا گڑھا کے بیٹھ جاوے اور

گردن باہر رکھے۔ جب وہ سفوف آگ کوئیلوں پر دھواں دے گا۔ اور بیمار کے دامن میں دھواں بخور کا جمع ہوگا۔ اُس سے بیمار کو اسقدر پسینہ آویگا کہ ہر ایک اعضا سے مثل فواروں کے۔ پس اس پسینہ کو آہستہ آہستہ خشک کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ درد وجع مفاصل نقرس وغیرہ فالج سب کو آرام ہوگا۔ میرا مجرب صدہا مرتبہ کا ہے۔

نوٹ۔ بعض سخت طبائع کو یا کسی خاص وجہ سے کم پسینا آتا ہے۔ اُنکے واسطے سفوف تر نفل و شکر تری کا زیادہ تیار کر کے عمل کیا جاوے یا بجائے ایک مرتبہ کے دو تین مرتبہ اسی طرح بذریعہ نس بخور کے پسینا لایا جاوے۔ پس یہ سفوف نہایت ہی معرق ہے۔ تجربہ کرنے کی شرط ہے۔

(ہم جناب حکیم صاحب کے ممنون ہیں کہ ایک مجرب نسخہ لکھکر ہماری معلومات میں ایزادی بخشنے کا موجب ہوئے۔ دیگر مہران سے بھی جواب تک خاموش ہیں ہم اُمید واثق رکھتے ہیں کہ اپنے فرائض کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کار خیر میں کوشاں ہوں نیز ایسے نسخہ جات کو خود بھی آزما کر نتیجہ سے مطلع فرمایا کریں۔ اڈیٹر)

از جناب حکیم محمد حسین صاحب چشتی ساکن نوکھر ضلع گوجرانوالہ

نسخہ ذات الجنب اور ذات الریہ اور میرا طریق علاج۔ بندہ قصد نہیں کرتا بلکہ صرف روغن شفا دو تین قطرہ مصری پر ہر دو گھنٹہ کے وقفہ سے دیتا ہے۔ اور درمیانی وقفہ میں کشتہ بارہ سنگا ۳ رتی ہمراہ شہد دیتا رہتا ہوں۔ جب تک کہ درد سے بالکل آرام نہ ہو جاوے۔ اگر ساتھ کھانسی ہو تو کھارپٹھ کنڈا ۳ رتی ہمراہ کشتہ مذکور دیتا ہوں۔ اور جائے درد پر مندرجہ لیپ کراتا ہوں

لیپ۔ بارہ سنگا خام فالتو پتھر کی دوری میں رگڑ کر بعد میں مرچ سیاہ ۳ ماشہ مصبر ۳ ماشہ گوند کیکر ۳ ماشہ رائی ۳ ماشہ زردی بیضہ خوب باریک پیسکر سیالکوٹی کاغذ پر لگا کر جائے درد پر لگوا رکھتا ہوں ترکیب کشتہ بارہ سنگا۔ بارہ سنگا حسب ضرورت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرا کر شیر عشر میں تر کریں۔ خشک ہونے پر پھر تر کریں۔ اسی طرح تین بار کر کے گلحکمت کر کے دس پندرہ سپرد پلونکی آگ میں کشتہ سفید ہوگا۔ باریک پیس کر رکھ لیں۔

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ - لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے اور انمیں سے خذ ما وصفا و دع ما لکدر کے اصل پر ہر ایک سچی اور عمدہ بات لیجائے۔ خواہ طب یونانی کی تحقیقات ہو۔ یا ویدک اور ڈاکٹری وغیرہ کی۔

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں اسے رواج دیا جاوے۔

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ جو کہ موجودہ طریقہ ہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا کمال امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جائے۔

(۴) ہر قسم کی مفردہ مرکبہ ادویہ جو مجربہ و محققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے۔ اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں۔

(۵) مفردات کے ست۔ جوہر۔ روح۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں۔

(۶) علم کیمیا۔ علم جراحی۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جائے۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جاوے۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے۔

قواعد و ضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ - لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند ہو۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور انکو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات و ضروریات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے۔ اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے۔

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ۔ ہاں جو شخص خوشی

سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جاویگا۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی آزاد انہ رائے دے سکے بکثرت مشورہ ممبران جس امر پر منظوری بانی انجمن فیصلہ قرار پائے۔ اسکے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتے الوسع انپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے اور اس خط پر پورا پتہ بحوالہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں۔ وہ حسب تحریر رسالہ ہدیۃ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کے لئے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بھیجتے رہیں۔

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہیئے۔

(۵) ہر ایک معالج کیلئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ مصرتہ ادویہ کو استعمال کرے۔ خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوافروش کے پاس رکھوائے اور پھر وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے۔

(۶) تشخیص الامراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں۔

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف متوجہ کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔